علماء دیوبند کے شیطانی عقائد و حقائق

دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات اور علماءِ دیوبند کا کردار جسے پڑھنے کے بعد کوئی بھی مسلمان ان کا ساتھ نہ دے گا

نقل کفر کفر نہ باشد کے مصداق ان عبارات کو اصل کتابوں سے دیکھ کر نقل کر رہے ہیں اور یہ صرف اصلاح کے لئے ہے کہ لوگ کی پیروی کر کے اپنا گھر جہنم میں نہ بنالیں کیونکہ ہر گستاخ رسول جس نے جان بوجھ کر یا نادانستہ گستاخی کی ہو واصل جہنم ہوگا

نوٹ: حوالہ جاتی کتابوں کے پبلشر کا ایک دفعہ حوالہ دے دیا گیا ہے باقی ہر جگہ اسی پبلشر کی کتاب سے حوالہ دیا گیا ہے دوسرے پبلشرز کی کتابوں یا ایڈیشن کے لحاظ سے صفحات آگے پیچھے ہو سکتے ہیں

1﴾ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے

''الحاصل امکان کذب (جھوٹ) سے مراد دخول کذب (جھوٹ) تحت قدرت باری تعالیٰ ہے''۔ ''جمیع محققین اہل اسلام، صوفیاء کرام، علماء عظام کا مذہب اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب (جھوٹ) داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے''۔ (ص 237) ''پس ثابت ہوا کہ کذب (جھوٹ) داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے کیوں نہ ہو وھو علی کل شیء قدیر''۔ (ص 238 فتاویٰ رشیدیہ، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، تحریر: رشید احمد گنگوہی)

دیوبندیوں، وہابیوں کا پیشوا اسماعیل دہلوی لکھتا ہے۔ ''اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے''۔ (یک روزہ فارسی ص 18,17، مطبوعہ فاروقی کتب خانہ بکسیلرو پبلیشیر ز ملتان، تحریر: اسماعیل دہلوی)

2﴾ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم نہیں ہوتا کہ بندے کیا کریں گے

''اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کرے یا نہ کرے اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم نہیں کہ کیا کرینگے بلکہ اللہ کو انکے کرنے کے بعد معلوم ہوگا''۔ (بلغۃ الحیران، ص 158,157، مطبوعہ مکتبہ اخوت نزد حسن مارکیٹ اردو بازار لاہور، تحریر: حسین علی دیوبندی)

3﴾ شیطان اور ملکوت الموت کا علم حضور اکرم ﷺ سے زیادہ ہے

''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص (قرآن پاک کی آیات) سے ثابت ہوئی فخر عالم ﷺ کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے''۔ (براھین قاطعہ، ص 51، مطبوعہ مولوی محمد یحییٰ تاجر کتب دینیہ سہارنپور، تحریر: رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی)

4﴾ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال بیل اور گدھے کے خیال سے بھی برا ہے

''(نماز کے وسوسوں کے بیان میں) زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب (ﷺ) ہی ہوں، اپنی ہمت (خیال) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق (ڈوبنے) ہونے سے بُرا ہے۔ (صراط مستقیم (اردو)، ص 97، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند (یوپی)، تحریر: اسماعیل دہلوی)

5﴾ رسول اللہ ﷺ کے والدین مسلمان نہیں

''سوال: ہمارے حضرت محمد ﷺ کے والدین مسلمان تھے یا نہیں؟ ، جواب: حضرت ﷺ کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام صاحب کا مسلک ہے کہ ان کا انتقال حالتِ کفر میں ہوا''۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص 245، تحریر: رشید احمد گنگوہی) تبصرہ: لعنت ہے ایسے گندے عقیدے پر جو ان دیوبندیوں وہابیوں کا رسول کریم ﷺ کے والدین کریمین ؓ کے متعلق ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کافر تو ناپاک ہی ہیں''۔ (سورۃ التوبہ، آیت 28) اور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا''۔ (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بحوالہ ابی نعیم عن ابن عباس) لہذا والدین مصطفےٰ ﷺ کو کافر ماننا بذاتِ خود کفر ہے، اس سے آپ ان لوگوں کے ایمان کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ دیوبندیوں کے مولوی مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی مفتی اوّل دار العلوم دیوبند ''فتاویٰ دار العلوم دیوبند، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان، ج 3، ص 163، فتویٰ نمبر 832) میں لکھتے ہیں سوال: ایک شخص اعلانیہ یہ کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ بت پرست یعنی مشرک کی اولاد ہیں اور کافر کے مکان میں پیدا ہوئے ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟، جواب: ایک حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے اپنے باپ کا اور آپ کے باپ کا حال دریافت کیا تو آپ نے فرمایا میرا اور تیرا باپ دوزخ میں ہے (اس حدیث کا کوئی حوالہ پیش نہیں کیا گیا)، آگے جا کر لکھتا ہے کہ بعض روایات ایسی بھی نقل

ہیں جن کے آپ ﷺ کے والدین کا دوبارہ زندہ ہو کر ایمان لانا ثابت کیا۔ تبصرہ: ان روایات میں سے مسلمان کس روایت کو زیادہ ترجیح دے گا؟۔۔۔لیکن ان کی دورنگی عقیدہ نمبر 31 میں دیکھی جاسکتی ہے۔

6♦ رسول اللہ ﷺ کو جیسا علم غیب ایسا علم غیب بچوں، جانوروں اور پاگلوں کو بھی حاصل ہے

''پھر یہ کہ آپ (ﷺ) کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (ﷺ) ہی کی کیا تخصیص (خصوصیت) ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (جانور اور چوپائے) کے لئے بھی حاصل ہے''۔ (حفظ الایمان، ص 13، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، تحریر: اشرف علی تھانوی)

7♦ حضور ﷺ کے خاتم النبیین (آخری نبی) ہونے کا انکار، ختم نبوت پر ڈاکے

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی (حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے) میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔ (ص 25)، ''اگر بالفرض آپ (ﷺ) کے زمانہ میں یا بالفرض آپ (ﷺ) کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ ﷺ (حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے) میں فرق نہ آئے گا'' (ص 13)، ''اول تو معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی (زمانے کے لحاظ سے پہلے یا بعد میں آنا) میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس، ص 3، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، تحریر: قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند) تبصرہ: مرزائی آج بھی اسی کتاب کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مرزا کا دعویٰ نبوت اس عبارت کے مطابق تھا۔

8♦ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف بھی کر سکتا ہے؟

''اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے''۔ (ص 237، فتاویٰ رشیدیہ تحریر: رشید احمد گنگوہی) تبصرہ: دوسرے الفاظ میں یہ قرآن پاک کی آیت مبارکہ کا انکار بھی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے'' (سُورَۃُ الرُّوم، آیت 6)

9♦ نبی شاگرد اور دیوبندی ملاں استاد

''ایک صالح فخر عالم ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ (ﷺ) کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ (ﷺ) کو یہ کلام (یعنی اُردو زبان) کہاں سے آ گئی آپ (ﷺ) تو عربی ہیں، (حضور ﷺ نے) فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ (تعلق) ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی سبحان اللہ اس سے مرتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا'' (براھین قاطعہ، ص 26، مطبوعہ مولوی محمد یحییٰ تاجر کتب دینیہ سہارنپور، تحریر: رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی) اس عبارت سے صاف اور واضح مفہوم یہی ہے کہ پہلے تو نبی پاک ﷺ کو اردو زبان نہیں آتی تھی لیکن جب سے مدرسہ دیوبند کے مولویوں سے ہمارا معاملہ کا تعلق ہوا ہمیں یہ زبان آ گئی یعنی ان سے سیکھ لی، اس من گھڑت خواب کو مدرسہ دیوبند کی سند بنایا کہ اس سے اس مدرسہ کا رتبہ معلوم ہوتا ہے

10♦ انبیاء بڑے بھائی ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرو

''اولیاء و انبیاء امام اور امام زادے پیر اور شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرماں برداری کا حکم ہے ہم ان سے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیے''۔ (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص 80، مطبوعہ شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور، تحریر: اسماعیل دہلوی) اشرف علی دیوبندی اپنے بڑے بھائی کی اتنی تعظیم کرتا تھا کہ اس کے سر میں پیشاب بھی کر دیا کرتا تھا (ملفوظات حکیم الامت جلد 4، ص 262، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (اس کی تفصیل عقیدہ نمبر 89 پر دیکھیں) اور نبی کی بارگاہ تو وہ بارگاہ ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ''اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو (سُورَۃُ الحُجُرٰت، آیت 2) نبی کریم ﷺ کی بارگاہ تو وہ بارگاہ ہے کہ جس لفظ میں گستاخی کا شبہ بھی گزرتا ہو اس کو بولنے سے بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں منع فرما دیا ارشاد ہوا ''اے ایمان والو رَاعِنَا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں'' (سُورَۃُ البَقَرَہ، آیت 104)

اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو اگر صحابہ کو کچھ سمجھنے میں دشواری ہوتی تو عرض کرتے ''رَاعِنَا یا رسول اللہ'' کہ یا رسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے یہودیوں کی لغت میں یہ کلمہ (رَاعِنَا یعنی اے ہمارے چرواہے) بے ادبی کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ ؓ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا یہودیوں نے کہا مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ ؓ رنجیدہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں ''رَاعِنَا'' کہنے کی ممانعت فرما دی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ

''اُنظر نا'' کہنے کا حکم ہوا، اس سے معلوم ہوا انبیاء کی تعظیم وتوقیر اوران کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا منع ہے، تو پھر یہ کہنے کہ نبی ہمارے بڑے بھائی اوران کی تعظیم انسانوں کی سی کرو، دیوبندی یہ بتائیں کہ اگر بندہ بڑے بھائی کو مارے پیٹے یا گالی گلوچ دے تو کیا وہ کافر ہوجاتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں لیکن حضور ﷺ کی آواز سے آواز بلند ہونے سے تمام اعمال برباد ہوجاتے ہیں، تو بڑے بھائی کے سامنے اونچا بولنے سے بھی ایسا ہوتا ہے؟۔ ہرگز نہیں لیکن یہ بدبخت اس بات کو کیسے سمجھیں کہ ہیں ہی دیوبند (یعنی شیطان کے پیروکار)

11﴾ ختم نبوت پر ایک اور ڈاکہ

''اس شاہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے اگر چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن وفرشتہ جبرئیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے''۔ (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص41 تحریر: اسماعیل دہلوی) اس عقیدہ سے ختم نبوت کا انکار واضح ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''میرے بعد کوئی نبی نہیں'' اور دیوبندی کہتے ہیں خدا چاہے تو کروڑوں محمد کے برابر پیدا کر ڈالے یہ خدا اور اس کے رسول سے بغاوت نہیں تو اور کیا ہے کیونکہ اگر محمد پیدا کرے گا تو نبوت بھی دے گا۔

12﴾ حضور ﷺ مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں (ایک جھوٹی گھڑی ہوئی حدیث)

''حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔ (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص81) اسماعیل دہلوی نے حضور اکرم ﷺ کی طرف یہ جھوٹ منسوب کیا ہے اور ان دیوبندیوں کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے اجسام کو کھانا حرام فرما دیا پس اللہ کے نبی زندہ ہوتے ہیں اور انہیں (قبر میں) رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ مشکوۃ شریف)

اسماعیل دہلوی نے حضور ﷺ کے متعلق جھوٹ بولا ہے اور حدیث شریف میں اس کی یہ سزا ہے کہ ''حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو میرے متعلق جھوٹ بولے وہ جہنم میں ڈالا جائے گا''۔ (صحیح بخاری، ج1، کتاب العلم) تو اس حدیث مبارک سے یہ ثابت ہوا کہ اسماعیل دہلوی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

13﴾ رسول اللہ ﷺ بڑے بھائی

''ایک ادنیٰ سا آدمی ہے کہ وہ کہہ رہا ہے رسول اللہ ﷺ میرے بھائی ہیں، اگر کسی نے بوجہ بنی آدم (آدمؑ کی اولاد) ہونیکے آپ (ﷺ) کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص (یعنی قرآن پاک کی آیات کے خلاف) کے کہہ دیا۔ (براھین قاطعہ، ص3 تحریر: خلیل احمد انبیٹھوی) آپ ان کے اس عقیدہ کا مکمل رد قرآن وحدیث سے اوپر ملاحظہ فرما چکے ہیں، فرض کیجئے کوئی شخص اپنی خالہ زاد بہن سے شادی کے بعد اسے بہن کہے تو کیا اس کی شادی برقرار رہے گی؟، اسی طرح نبی پاک ﷺ پر ایمان لانے کے بعد آپ ﷺ کیلئے ایسے الفاظ استعمال کرنا بے ادبی اور بے ایمانی ہے۔

14﴾ نبی کا جھوٹ سے پاک ہونا ضروری نہیں

''نبی کا ہر جھوٹ سے پاک اور معصوم ہونا ضروری نہیں''۔ (تصفیۃ العقائد، ص25، سید مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند تحریر: قاسم نانوتوی)

15﴾ انبیاء کی شان میں گستاخی

''سب بندے بڑے (یعنی انبیاء) ہوں یا چھوٹے (یعنی باقی سب) یکساں بے خبر ہیں اور نادان ہیں''۔ (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص33)

16﴾ انبیاء کی شان میں ایک اور گستاخی

''اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے''۔ (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص19 تحریر: اسماعیل دہلوی) مخلوق میں انبیاء، اولیاء، فرشتے سب شامل ہیں تو آپ اندازہ کرلیں کہ نبیوں اور ولیوں اور دوسرے مقرب بندوں کی شان میں کس قدر گستاخی ہے۔

17﴾ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں''۔ (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص55 تحریر: اسماعیل دہلوی) مولوی حسین احمد صاحب مدنی دیوبندی لکھتے ہیں کہ ''مکہ معظمہ سے روانہ ہونے کے بعد چوتھے روز جب کہ قضیمہ سے رابغ کو قافلہ جار ہا تھا رات میں اونٹ پر ہوتے ہوئے خواب میں دیکھا، کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے ہیں، میں قدموں پر گر گیا۔ آپ نے میرا سر اٹھا کر فرمایا، کیا مانگتا ہے، میں نے عرض کیا، کہ جو کتابیں پڑھ چکا ہوں وہ یاد ہوجائیں، اور جو نہیں پڑھی ہیں ان کے سمجھنے کی قوت ہوجائے تو فرمایا، کہ تجھ کو دیا''۔ (نقش حیات، ص96) تبصرہ: ان کی یہی دوغلی پالیسی آج تک جاری ہے کہ عوام الناس کے سامنے کوئی اور عقیدہ پیش کیا اور اندر خانے کوئی اور عقیدہ رکھا، آپ کا کیا خیال ہے ایسے لوگوں کو کیا کہا جاتا ہے؟۔ منافق

18﴾ حضور ﷺ بہت خوف اور دہشت میں آگئے

''ملک عرب میں حضور اکرم ﷺ ایک گنوارے کی بات سن کر بہت خوف اور دہشت میں آگئے''۔ (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص74 تحریر: اسماعیل دہلوی) اسی تقویۃ الایمان کے پرانے ایڈیشن میں لفظ خوف کی جگہ پر بے حواس ہوگئے لکھا ہے۔

﴾19 انبیاء کی شان میں گستاخی

''انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں''۔ (تحذیر الناس، ص5، تحریر: قاسم نانوتوی) تبصرہ: اس گندے عقیدے کے رد میں ویسے تو بے شمار احادیث پیش کی جاسکتی ہیں لیکن اختصار کے طور پر ایک حدیث شریف بیان کی جاتی ہے

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سرِ اقدس پر رکھا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی' یارسول اللہ ﷺ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جبکہ آپ ﷺ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا (یہ بات) ٹھیک ہے لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی اجر و ثواب کے عام اصولوں کا اطلاق میری ذات پر نہیں ہوتا)۔ (مسلم شریف جلد 1 کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرہا) اب اس حدیث مبارکہ کو اور دیوبندیوں کے اس گندے عقیدے کہ امتی اعمال میں نبی سے بھی بڑھ جاتا ہے خود فیصلہ کریں کہ یہ انبیاء کی شان میں توہین ہے یا نہیں کہ ایک امتی کو نبی سے افضل کہہ دیا، ہمارا عقیدہ ہے ولی کتنے ہی مرتبے والا ہو' کسی صحابی کے برابر نہیں ہوسکتا' اور صحابی کتنے ہی بڑے مرتبہ والا ہو' کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا اور جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے' کافر ہے۔

﴾20 رسول اللہ ﷺ کو پل صراط سے گرنے سے بچا لیا

(اصل عبارت فارسی میں ہے جس کا ترجمہ یوں ہے) ''میں نے خواب دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ پل صراط سے گر رہے ہیں تو میں نے انہیں بچالیا''۔ (بلغۃ الحیران، ص8، مطبوعہ مکتبہ اخوت لاہور، تحریر: حسین علی دیوبندی) تبصرہ: یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ پُل صراط جہنم کے اُوپر ایک پُل ہے جس کے اوپر سے تمام انسانوں (حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک آنے والے لوگوں) کو گزرنا ہوگا دیوبندی ملاں کا مطلب ہے کہ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) نبی کریم جہنم میں گرنے والے تھے میں نے انہیں بچالیا۔

﴾21 نبی کو اپنے انجام کا علم نہیں اور دیوبندی ملاں آنے والی ہر چیز کا بتا سکتا ہے

''اللہ کے نبی کو اپنے انجام اور دیوار کے پیچھے کا علم نہیں''۔ (براھین قاطعہ، ص51، تحریر: خلیل احمد انبیٹھوی) تبصرہ: خواجہ عزیز الحسن دیوبندی اور مولوی عبدالحق دیوبندی اشرف السوانح جلد 1 صفحہ 47 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ اشاعت ربیع الاول 1427ھ میں رقم طراز ہیں کہ اشرف علی تھانوی دیوبندی کے والد ماجد کو مرضِ خارشت ہوگیا تھا اور کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا تھا ایک ڈاکٹر نے اس مرض کی ایک اکسیر دوا دی مگر وہ قاطع النسل (جس سے آئندہ نسل انسانی پیدا نہ ہو یعنی منی کے جراثیم کو مردہ کر دینے والی) ہے والد صاحب اس مرض سے تنگ تھے انہوں نے دوا لے کر کھالی جب والدہ صاحب کو پتا چلا تو سخت پریشان ہوئیں اور یہ خبر نانی جان تک بھی پہنچ گئی، ایک دن حافظ غلام مرتضٰی مجذوب پانی پتی تشریف لائے تو ان سے نانی جان نے شکایت کی کہ حضرت میری اس لڑکی (تھانوی صاحب کی والدہ) کے لڑکے زندہ نہیں رہتے، حافظ صاحب نے بطریق معما فرمایا کہ عمر و علی کی کشاکشی میں مرجاتے ہیں اب کی بار علی کے سپرد کر دینا زندہ رہے گا، اس مجذوبانہ معما کو کوئی نہ سمجھا لیکن والدہ صاحبہ نے اپنے فہم خداداد اور نور فراست سے اس کو حل کیا اور فرمایا کہ حافظ صاحب کا یہ مطلب ہے کہ لڑکوں کے باپ فاروقی ہیں اور ماں علوی ہے اب تک جو نام رکھے گئے وہ باپ کے نام پر رکھے گئے یعنی فضل حق وغیرہ اب کی بار جو لڑکا ہو اس کا نام ننھیال کے ناموں کے مطابق رکھا جائے جس کے آخر میں علی ہو، حافظ صاحب یہ سن کر ہنسے اور فرمایا کہ واقعی میرا یہ مطلب ہے، یہ لڑکی بڑی عقل مند معلوم ہوتی ہے پھر فرمایا انشاء اللہ اس کے دو لڑکے ہوں گے اور زندہ رہیں گے ایک کا نام اشرف علی خاں رکھنا دوسرے کا اکبر علی خاں، نام لیتے وقت خاں اپنی طرف سے جوش میں آ کر بڑھا دیا تھا، کسی نے پوچھا کہ حضرت کیا وہ پٹھان ہوں گے؟ فرمایا نہیں اشرف علی اور اکبر علی نام رکھنا، یہ بھی فرمایا کہ دونوں صاحب نصیب ہوں گے، ایک میرا ہوگا وہ مولوی اور حافظ ہوگا اور دوسرا دنیادار ہوگا، چنانچہ یہ سب پیشین گوئیاں حرف بحرف راست نکلیں (یعنی سچی نکلیں) حضرت والا (یعنی تھانوی صاحب) فرمایا کرتے تھے کہ یہ جو میں کبھی اکھڑی اکھڑی باتیں کرنے لگتا ہوں یہ انہیں مجذوب صاحب کی روحانی توجہ کا اثر ہے جن کی دعا سے میں پیدا ہوا ہوں۔ اس عبارت سے چند نتائج نکلتے ہیں کہ اللہ کے ولی بھی ایسے شخص کیلئے باعث برکت ہوسکتے ہیں جس کو دوا نے اولاد کے قابل نہ چھوڑا ہو اور ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ اولادِ نرینہ بھی عطا فرماتا ہے اور اللہ نے انہیں یہ علم بھی عطا فرمایا ہوتا ہے کہ ان کے نام کیا رکھے جائیں، وہ زندہ بھی رہیں گے اور وہ کیسے ہوں گے، جبکہ ان بدبختوں کا نبی ﷺ کی ذات کے بارے میں عقیدہ اوپر بیان ہو چکا ہے نیز عقیدہ نمبر 17 پر بھی غور فرمائیں یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے بھی اس نے ایک ڈنڈی ماری ہے کہ عمر و علی کی کشمکش میں مرجاتے ہیں یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا مخالف کہہ کر اپنے خبث باطن کا اظہار کر ہی دیا۔

﴾22 دیوبندیوں کا نیا کلمہ اور درود

''اشرف علی تھانوی صاحب کے ایک مرید نے سوال بھیجا کہ میں نے خواب میں کلمہ طیبہ کی جگہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھا پھر وہ بیدار ہوگیا اور سوچا خواب میں کلمہ غلط پڑھا اس غلطی کے تدارک میں مجھے درود شریف پڑھنا چاہیئے لیکن جب درود پڑھنے کی کوشش کی تو یہ پڑھ دیا اللھم صل علی سیدنا ونبینا اشرف علی، تھانوی صاحب بجائے اسے یہ کہنے کے کہ تم نے کلمہ اور درود غلط پڑھا ہے توبہ کرو فرماتے ہیں کہ ''اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے''۔ (رسالہ الامداد، ماہ صفر 1336ھ، ص37، تحریر: اشرف علی تھانوی) تبصرہ: کس انداز میں اللھم صل علی سیدنا ونبینا اشرف علی اور لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کی تصدیق کردی، کیا یہ ختم نبوت پر ڈاکہ نہیں یا اس سے جھوٹے دعوئ نبوت کی بدبو نہیں آتی؟ ختم نبوت کانفرنسیں کرانے والے

اپنے علماء کی ان عبارات کو لوگوں کے سامنے کیوں نہیں لاتے ؟۔

23﴿ انبیاء کرام علیہ السلام اور اولیاء اللہ کی شان میں گستاخی

''اللہ کے روبرو سب انبیاء اور اولیاء ایک ذرہ ناچیز (سب سے کم حثیت والا ذرہ) سے بھی کمتر ہیں''۔ (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص74) ان کا یہ عقیدہ بھی قرآن وحدیث کے سراسر خلاف ہے اور کتنی خباثت اور بے ایمانی ہے جن ہستیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ''اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل اور دوست بنایا'' اور فرمایا ''موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نزدیک عزت وآبرو والے تھے'' اور فرمایا ''حضرت عیسیٰ دنیا وآخرت میں وجیہ ہیں'' یہ ہستیاں کس قدر عظیم محبوب اور جلیل القدر اور ارفع واعلیٰ وجاہت کی مالک ہیں اور ان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں تو پھر بڑا خلیل اور محبوب اور مرتبہ تو ذرہ ناچیز ہونا چاہئے تھا ان حضرات کو یہ اعزاز کیوں بخشے جن ہستیوں کے قدم لگنے سے پہاڑیاں اللہ کی نشانیاں بن جائیں ارشاد فرمایا ''بیشک صفا اور مروہ پہاڑی اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں اللہ کا حبیب ہوں'' (ترمذی۔مشکوۃ)۔

24﴿ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا

(تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص77 تحریر: اسماعیل دہلوی) اس مولوی سے یہ پوچھا جائے کہ قبلہ کس کی خواہش پر تبدیل ہوا جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی موجود ہے، نمازیں اور روزے کس کے چاہنے سے کم ہوئے اور وہاں کون وسیلہ بنا؟، اس گستاخانہ عقیدے کے رد میں یہ حدیث شریف کافی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو بیشک اللہ نے تم پر حج فرض کردیا ہے تو اقرع بن حابس کھڑے ہوگئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج فرض ہے؟ تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اگر میں نے ہاں کردی تو ہوجائے گا اور اگر ہر سال حج فرض ہوگیا تو تم اس کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھتے''۔ (مشکوۃ۔نسائی۔دارمی)

25﴿ حضور ﷺ کا علم ملک الموت سے زیادہ نہیں

''اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ (ﷺ) کا ان امور (کاموں) میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ (یعنی زیادہ ہونا تو دور کی بات برابر بھی نہیں ہوسکتا)''۔ (براھین قاطعہ، ص52، تحریر: خلیل احمد انبیٹھوی)

26﴿ شفاعت مصطفےٰ ﷺ کا انکار جس کا بیان درجنوں احادیث میں ہے

''نبی اور ولی کو اللہ کی مخلوق اور بندہ جان کر وکیل اور شفارشی سمجھنے والا مدد کے لئے پکارنے والا نذر نیاز کرنے والا مسلمان اور کافر ابوجہل، شرک میں برابر ہیں''۔ (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص10، تحریر: اسماعیل دہلوی)

27﴿ اشرف علی تھانوی انگریزوں کا وظیفہ خوار

''حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب ہمارے آپ کے مسلم بزرگ وپیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے''۔ (مکالمۃ الصدرین، ص9) تبصرہ: اس وقت سپاہی کی تنخواہ سات سے نو روپے ہوتی تھی۔

28﴿ صحابہ کو کافر کہنے والا بھی مسلمان ؟

''صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر (صحابہ کو کافر کہنے والا) کرے وہ سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا''۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص276، تحریر: رشید احمد گنگوہی) اور یہی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے کہ ''علماء کی توہین وتحقیر کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم کے اور دین کے ہو لہذا جب قیاس مجتہد کو حق نہ کہا تو اہانت اس امر کی امر دین وعلم ہیں لہذا کفر ہوا فقط''۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص195)
دیوبندیوں کے ہی ایک مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ، چنانچہ قاضی ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حدیث کے ذیل میں شفاء شریف کے اندر فرماتے ہیں ''اسی طرح ہر اس شخص کے کافر اور اسلام سے خارج وبے تعلق ہونے کا قطعی یقین رکھتے ہیں جو کوئی ایسی بات کہے جس سے امت کی تذلیل یا صحابہ کی تکفیر ہوتی ہو''۔ (اکفار الملحدین، ص132، مطبوعہ مکتبہ لدھیانوی کراچی، اشاعت ستمبر 2003ء، تحریر: انور شاہ کاشمیری دیوبندی) تبصرہ: آپ اندازہ کریں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جو ہمارے ایمان کے مطابق انبیاء کرام علیہ السلام کے بعد سب سے بڑا مرتبہ رکھتے ہیں ان لوگوں کے عقیدہ کے مطابق صحابہ کرام کو گالی دینے والا مسلمان اور چودھویں صدی کے ملاں کی توہین دینے والا کافر، یہ ایمان کا کیسا تضاد ہے، اس سے ان کی صحابہ دشمنی اور شیعہ دوستی کا پتہ چلتا ہے۔

29﴿ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی کا کھانا درست مگر عید میلاد النبی اور گیارہویں بدعت

''ہندو تہوار ہولی یا دیوالی کا کھانا درست ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص614، تحریر: رشید احمد گنگوہی) اشرف علی تھانوی دیوبندی سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ ''اگر گیارہویں کی مٹھائی آئے تو اس کو کیا کرے؟، تھانوی صاحب نے فرمایا کہ لے کر کہیں دفن کردے''۔ (ملفوظات حکیم الامت، ج23، ص209) ''سوال بچوں کی سالگرہ اور س کی خوشی میں اطعام الطعام (کھانا کھلانا) کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: سالگرہ یادداشت عمر اطفال کے واسطے کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا اور بعد سال کے کھانا بوجہ اللہ تعالیٰ کھلانا بھی درست ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص606، تحریر: رشید احمد

گنگوہی) ''سوال: محفل میلاد میں جس میں روایات صحیح پڑھی جاویں اور لاف وگزاف (فضول باتیں) اور روایات موضوعہ اور کاذبہ (غلط اور جھوٹی روایات) نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟، جواب: ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ،ص273،تحریر:رشید احمد گنگوہی) تبصرہ: ان تمام سوال وجواب کو پڑھ کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہندوؤں کے تہواروں کا کھانا جائز اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ بغض وعناد کا یہ حال کہ ایسی محفل جس میں صحیح روایات یعنی نبی پاک ﷺ کی سیرت بیان کی جاتی ہو وہ ہر حال میں ناجائز اور گیارہویں کا کھانا شاید اس لئے نہیں کھاتے کہ قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ''تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو'' ''اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا''۔ (سورۃ الانعام،آیت 118) یہ اللہ تعالیٰ مشرکوں سے فرما رہا ہے، آپ اندازہ لگائیں کہ گیارہویں شریف کے کھانے پر قرآن پاک کے علاوہ کوئی اور چیز پڑھی جاتی ہے؟ لیکن یہ لوگ نہیں کھاتے تو یہ کس کی پیروی کر رہے ہیں؟۔

30﴾ دیوبندیوں کی مرغوب غذا کوّا کھانا ثواب

''سوال: جس جگہ زاغ معروفہ (عام کوّا) کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟، جواب: ثواب ہوگا''۔ (فتاویٰ رشیدیہ،ص637،تحریر: رشید احمد گنگوہی) تبصرہ: اب ذرا نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ سن لیں ''ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کوّا کھاتا ہے تحقیق اس کا نام نبی ﷺ نے فاسق (گناہگار، بدکار) رکھا ہے''۔ (ابن ماجہ شریف) دیوبندیوں کی اس مرغوب غذا سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کوّا کھانے والے مولوی مومن ہوں گے یا فاسق؟۔

31﴾ رشید احمد گنگوہی سب کا مربی (پالنے والا)

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے رشید احمد گنگوہی کے مرنے پر ایک مرثیہ لکھا ہے جس میں انہوں نے لکھا ''خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے۔۔۔ مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی''۔ (مرثیہ گنگوہی،ص9،مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند،تحریر: محمود الحسن دیوبندی) تبصرہ: مربی کا مطلب پالنے والا تو سوچیں دیوبندیوں کا رشید احمد گنگوہی کے بارے میں کیا عقیدہ ہے کہ وہ سب کا مربی گویا اسے رب کائنات بنا دیا کیا یہی توحید پرستی ہے؟،اور اسی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ہے کہ ''سوال: مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدانِ کربلا کے پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دور کرنا چاہے تو ان کو جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کرنا؟ فقط، جواب: ان کو جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ،ص616،تحریر: رشید احمد گنگوہی) مزید یہ کہ ان کے شیخ الحدیث مولوی زکریا اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ''جب میری عمر غالباً دس برس تھی مولانا رشید احمد کے انتقال پر شیخ الہند نے مرثیہ لکھا تھا میرے والد صاحب نے کئی ہزار چھپوایا اور خوب مفت بانٹا تھا، مجھے بھی قریب سب یاد تھا اور خوب مزے لے کر پڑھا کرتا تھا اور میرے کان میں یہ پڑا کرتا تھا کہ دیکھو اگر یہ شعر ہم کہیں تو ہم کافر ہو جائیں مگر چونکہ شیخ الہند نے کہہ دیا اس لئے کوئی لب کشائی نہیں کرتا''۔ (اکابر علماء دیوبند اتباع شریعت کی روشنی میں،ص14-13،مطبوعہ عمر پبلیکیشنز اردو بازار لاہور، اشاعت ستمبر 2004ء،تحریر: مولانا زکریا مصنف فضائل اعمال) تبصرہ: اب ذرا آنکھیں بند کر کے ٹھنڈے دل سے غور فرمائیے کہ کتنے پیارے انداز میں اس بات کا تذکرہ ہو رہا ہے کہ اگر یہ مرثیہ کوئی اور لکھتا تو ہم اسے کافر کہتے لیکن چونکہ یہ مرثیہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی نے لکھا ہے اس لئے کسی کی جراءت نہیں کہ وہ انہیں کافر کہے، واہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ ''خرد کا نام جنوں رکھ لیا، جنوں کا خرد۔۔۔ جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے'' (خرد کے معنی عقل مند اور جنوں کے معنی پاگل یا بے وقوف ہوتے ہیں) اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان لوگوں نے دیئے گئے تمام عقائد کو پڑھنے کے باوجود اپنے مولویوں کے الفاظ کا ہمیشہ دفاع کیا ہے اور ان کی گستاخیوں کے باوجود ان کے الفاظ پر کوئی فتویٰ نہ دیا بلکہ ان کے بخیہ دری کرنے والے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ پر بہتان بازیاں اور الزام تراشیوں کی بھرمار کرتے رہے۔ اور ان کی دورنگی دیکھیے کہ امامِ حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں لکھے گئے مرثیے جلانا ضروری ہے اور اپنے مولوی کی شان میں مرثیہ لکھ ڈالا جس میں اسے ایسے ایسے القاب دیئے جو انبیاء کیلئے بولے جاتے ہیں ،مزید برآں مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا میرک شاہ، مولانا محمد یوسف کاملپوری، مولانا محمد یامین استاد جامعہ اسلامیہ ڈھابیل اور حضرت مولانا یوسف صاحب بنوری نے بھی دو مرثیے لکھے۔ (نقشِ دواں،ص74-73،تحریر محمد انظر شاہ، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

32﴾ اللہ تعالیٰ افعال قبیحہ (برے کام) کرسکتا ہے

''افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں''۔ (الجہد المقل،ص41،تحریر: محمود الحسن دیوبندی) تبصرہ: استغفر اللہ ایسا گندہ عقیدہ وہ بھی ذاتِ باری تعالیٰ کیلئے جس کا اپنا ارشاد ہے ''تمام تعریفیں اللہ کیلئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے''۔ (سورۃ الفاتحہ) مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب، نقص اور خامی سے پاک ہے۔

33﴾ رسول، جن اور ملائکہ کو طاغوت (شیطان) بولنا جائز ہے

''اس معنی بموجب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا''۔ (بلغۃ الحیران،ص43،تحریر: حسین علی دیوبندی) تبصرہ: فیروز اللغات میں طاغوت کے معنی شیطان لکھے ہیں تو ان کے عقیدے کے مطابق اللہ کے فرشتے اور رسول جو ہر گناہ سے پاک ہیں، شیطان ہیں (معاذ اللہ) اور شیطان کا کیا کام اسی بلغۃ الحیران میں اگلی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ شیطان ان کو نور (اچھائی) کی طرف نہیں جانے دیتا اگر یہ کچھ نور دیکھ بھی لیں تو پھر بھی شیطان انہیں اس طرف نہیں جانے دیتا (ص43)، پتا چلا کہ ان لوگوں کا بھی یہی حال ہے کہ ان برے عقائد کو پڑھنے کے باوجود شیطان انہیں اچھے عقائد کی طرف نہیں جانے دیتا اس لئے کہ یہ ہیں ہی دیوبندی (یعنی شیطان کے پیروکار)

34﴿ دیوبندیوں کو قلبی سکون کعبہ میں نہیں بلکہ گنگوہ میں ملتا ہے

’’پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ۔۔۔جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوقِ عرفانی‘‘۔ (مرثیہ گنگوہی، ص10، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) ہر مسلمان کو کعبہ شریف جا کر سکون ملتا ہے لیکن یہ کہتے ہیں ہم کعبہ میں بھی گنگوہ کا راستہ پوچھتے تھے کس قدر بدبخت لوگ ہیں جن کو کعبہ شریف پہنچ کر مدینہ شریف کی حاضری کا بھی خیال نہ آیا اگر ان کو رسول اللہ ﷺ سے محبت ہوتی تو گنگوہ کی بجائے مدینہ شریف کا نام لیتے۔

35﴿ لفظ رحمتہ للعالمین صفت خاصہ (وہ صفت جو کسی ایک ہستی کیلئے مانی جائے) رسول اللہ ﷺ نہیں

’’سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ رحمتہ للعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟، جواب: لفظ رحمتہ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔فقط‘‘۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص245، تحریر: رشید احمد گنگوہی) حالانکہ روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے، خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے، کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے اور رحمتہ للعالمین صرف نبی کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہیں یہ کسی اور کیلئے بولنا جائز نہیں، حقیقتاً یہ لوگ اپنے مولویوں کو نبی ثابت کرنا چاہتے ہیں، ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائے ’’جس وقت سے حضرت گنگوہی کو حضرت حاجی (امداد اللہ مہاجر مکیؒ) کی وفات کی خبر ملی ہے کئی روز تک مولانا گنگوہی کو دست آتے رہے اس قدر صدمہ اور رنج ہوا تھا کہ حضرت گنگوہی حضرت (حاجی صاحب) کی نسبت بار بار رحمتہ للعالمین فرماتے تھے‘‘۔ (ملفوظاتِ حکیم الامت، ج1، ص138 از اشرف علی تھانوی) تو یہ عبارتیں پڑھئے اور بار بار توبہ کیجئے۔

36﴿ سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی

’’ان حضرت کی تو ہر بات میں کشش ہوتی ہے ایک مرتبہ فرمایا کہ ہم ایک دفعہ بیمار ہوگئے، ہم کو مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے، ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا، ہم اچھے ہوگئے‘‘۔ (الافاضات الیومیہ، اشرف علی تھانوی دیوبندی)

37﴿ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ایک اور گستاخی

مولوی حسین علی دیوبندی لکھتا ہے کہ ’’کورکورانہ مردور کربلا۔۔۔تانیفتی چوں حسین اندر بلا (ترجمہ: اے اندھے اندھا ہو کر کربلا میں نہ جانا تاکہ امام حسین کی طرح مصیبت میں گرفتار نہ ہو)‘‘۔ (بلغتہ الحیر ان، ص399، تحریر: حسین علی دیوبندی)

38﴿ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی

’’امام حسین نے جماعت میں تفرقہ ڈالا اور جماعت سے الگ ہو کر آپ شیطان کے حصے میں چلے گئے‘‘۔ (رشید ابن رشید، ص225، مولف و ناشر ابو یزید محمد دین بٹ لنڈا بازار لاہور) دوسری جگہ لکھتا ہے ’’پس حسین باغی اور بیعت توڑنے والے ٹھہرے‘‘۔ (رشید ابن رشید، ص184) تبصرہ: نبی کریم ﷺ نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سردارِ نوجوانانِ جنت کا لقب عطا فرمایا اور آپؓ کی شہادت کی پیشین گوئی فرمائی اب ذرا ان کی غلیظ سوچ پر غور فرمائیے کہ یہ لوگ نبی پاک ﷺ کے مقابلے میں جنت کے نوجوانوں کے سردار کو باغی، معاذ اللہ اندھا شیطان کے حصے میں چلے جانے والا کہتے ہیں، حالانکہ یہ لوگ خود دیوبندی ہیں (یعنی شیطان کے جکڑے ہوئے)

39﴿ دیوبندیوں کا عقیدہ شیعہ کافر نہیں

’’بندہ (یعنی میں رشید احمد گنگوہی) ان کی تکفیر نہیں کرتا (یعنی ان کو کافر نہیں کہتا)‘‘۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص296، تحریر: رشید احمد گنگوہی) تبصرہ: ظاہراً دیوبندی یہی ڈھول پیٹتے ہیں کہ شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن ان کے قطب العالم رشید احمد گنگوہی فرما رہے ہیں کہ میں شیعوں کو کافر نہیں کہتا، لیکن آج کل کے دیوبندی مولوی یہی ڈھول پیٹتے ہیں کہ شیعہ کافر شیعہ کافر اور انہیں دیوبندیوں کا فتویٰ ہے کہ ’’جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے‘‘ (اشد العذاب، ص8، مطبوعہ مجتبائی جدید دہلی، تحریر: مولوی مرتضیٰ حسن) اب خود فیصلہ کریں کہ ان لوگوں میں کافر کون اور مسلمان کون؟، اور یہی رشید احمد گنگوہی صاحب فتاویٰ رشیدیہ، ص285 پر ایک سوال: تعزیہ داروں اور مرثیہ خوانوں اور بے نمازیوں کے جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کے جواب میں لکھتے ہیں یہ لوگ فاسق ہیں اور فاسق کے جنازہ کی نماز واجب ہے ضرور پڑھنا چاہئے۔ نوٹ: تعزیہ دار اور مرثیہ خواں شیعہ کو کہتے ہیں۔ مزید دیکھئے عقیدہ نمبر 76 دیکھئے۔

40﴿ کیا اللہ تعالیٰ دیکھنے والا اور سننے والا نہیں

’’حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو‘‘۔ (ترجمہ قرآن پ۴، سورہ آل عمران، آیت ۱۴۲، اشرف علی تھانوی)

41﴿ کیا اللہ تعالیٰ بھی داؤ کرتا ہے ؟

’’وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے‘‘۔ (ترجمہ قرآن پ۹، سورہ انفال، آیت ۳۰، محمود الحسن دیوبندی)

42۞ حضور ﷺ معصوموں کے سردار یا گنہگار؟

''ہم نے فیصلہ کردیا تیرے واسطے صریح (واضح) فیصلہ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے''۔ (ترجمہ قرآن پ ۲۶، سورۃ فتح، آیت ۱-۲، از محمود الحسن دیوبندی)

43۞ انبیاء کو گاؤں کا چوہدری کہہ دیا

''جیسا کہ قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار''۔ (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص85) تبصرہ: گاؤں کے چوہدی میں تو بہت سی خامیاں مثلاً جھوٹ، ناانصافی، بدکاری ممکن ہوسکتی ہے ایسے لوگوں کو نبی پاک ﷺ کے ساتھ ملانا کہاں کا انصاف ہے؟ جبکہ انبیاء معصوم اور ہر گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔

44۞ دیوبندی علماء کو لڑکوں سے عشق ہونا، قاسم نانوتوی کی بارگاہ اللہ کی بارگاہ ہے؟

''مولانا منصور علی خاں نے فرمایا مجھے ایک لڑکے سے عشق ہوگیا، رات دن اسی کے تصور میں گزرنے لگے مولانا نانوتوی سے شکایت کی انہوں نے فرمایا بعد نماز مغرب جب میں نماز سے فارغ ہوں تو آپ موجود رہیں، میں نماز مغرب پڑھ کر چھتہ کی مسجد میں بیٹھا رہا جب حضرت صلوٰۃ الاوابین سے فارغ ہوئے تو آواز دی مولوی صاحب میں نے عرض کیا حضرت حاضر ہوں فرمایا ہاتھ لاؤ میں نے ہاتھ بڑھایا میرا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر میری ہتھیلی سے اس طرح رگڑا جیسے بان بٹے جاتے ہیں، خدا کی قسم میں نے عیاناً دیکھا کہ میں عرش کے نیچے ہوں اور ہر چہار طرف سے نور اور روشنی نے میرا احاطہ کرلیا ہے گویا میں دربارِ الہٰی میں حاضر ہوں۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 251، ص215، مطبوعہ مکتبۃ الحسن اردو بازار لاہور تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) تبصرہ: دیوبندی مولوی ہاتھ پہ ہاتھ رگڑے تو عرش معلیٰ تک پہنچادے اور ان کے عقیدے کے مطابق جس کا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہیں (عقیدہ نمبر 17)

45۞ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندیوں کا خدا؟

''مولانا حسن صاحب بڑے معقولی تھے اور کسی کو اس میدان میں اپنا ہم عصر نہیں سمجھتے تھے ایک دن حضرت نانوتوی کا وعظ ہوا اور اتفاق سے سامنے وہی (مولوی احمد حسن) تھے اور مخاطب بن گئے او رمعقولات ہی کے مسائل کا رد شروع ہوا، وعظ کے بعد انہوں نے کہا اللہ اکبر یہ باتیں کسی انسانی دماغ کی نہیں ہوسکتیں، یہ تو خدا ہی کی باتیں ہیں۔'' (ارواحِ ثلاثہ، حکایت245، ص211 تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) یعنی مولوی قاسم نانوتوی صاحب انسان نہیں بلکہ خدا تھے یا پھر ان پر وحی نازل ہوتی تھی۔

46۞ قاسم نانوتوی فرشتہ مقرب تھا

''مولوی نظام الدین نے فرمایا کہ میں پچیس برس حضرت مولانا نانوتوی کی خدمت میں حاضر رہا ہوں اور کبھی بلا وضو نہیں گیا میں نے انسانیت سے بالا درجہ ان کا دیکھا وہ شخص ایک فرشتہ مقرب تھا جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا''۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت242، ص211 تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) اور دوسری جگہ لکھا ''مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی تمام خصلتیں فرشتوں کی سی خصلتیں تھیں'' (تاریخ دار العلوم دیوبند، ص106) لیکن انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے بارے میں یہ عقیدہ کہ ''انبیاءؑ اور اولیاءؒ اللہ کی شان کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں''۔ (عقیدہ نمبر23)

47۞ حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

دیوبندیوں کے نزدیک رشید احمد گنگوہی کے حقیر اور جھوٹے سے کالے غلام کا لقب یوسف ثانی ہے محمود الحسن دیوبندی رقمطراز ہے ''قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی'' (مرثیہ گنگوہی، ص10) تو آپ سوچیں جب مسٹر گنگوہی کے حقیر غلام کا لقب یوسف ثانی ہے تو ان کے اپنے حسن و جمال کا کیا عالم ہوگا اس شعر میں حضرت یوسف کی صریح توہین ہے۔

48۞ قاسم نانوتوی کو علم غیب

''مولوی احمد حسن اور مولوی فخر الحسن باہم معاصرانہ چشمک تھی اور اس نے بعض حالات کی بنا پر ایک مخاصمت اور منازعت کی صورت اختیار کرلی اور مولانا محمود الحسن گو اصل جھگڑے میں نہ شریک تھے مگر صورت حال ایسی پیش آئی کہ مولانا کسی ایک جانب جھک گئے (کسی ایک کی سائیڈ لے لی) اور یہ واقعہ طول پکڑ گیا اسی دوران میں ایک دن علی الصبح بعد نماز فجر مولانا رفیع الدین نے مولانا محمود الحسن کو اپنے حجرے میں بلایا (جو دار العلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے موسم سخت سردی کا تھا مولانا رفیع الدین نے فرمایا پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھ لو، مولانا نے لبادہ دیکھا تو وہ تر تھا اور خوب بھیگ رہا تھا فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی جسد عنصری (اصلی جسم کے ساتھ) میرے پاس تشریف لائے تھے جس سے میں ایک دم پسینہ پسینہ ہوگیا اور میرا لبادہ تر بتر ہوگیا اور یہ فرمایا کہ محمود الحسن کو کہہ دو وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے بس میں نے یہ کہنے کیلئے بلایا ہے مولانا محمود الحسن نے عرض کیا کہ حضرت میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں اور اس کے بعد میں اس قصہ میں کچھ نہ بولوں گا''۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 247، ص212، مطبوعہ مکتبۃ الحسن اردو بازار لاہور تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) فتاویٰ رشیدیہ میں رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ ﷺ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اپنے مولوی صاحب کو قبر میں بھی پتہ چل گیا کہ مدرسہ دیوبند میں لڑائی ہوئی اور انہوں نے آ کر حاجت روائی بھی فرمائی جبکہ نبی پاک ﷺ کا علم غیب ماننے والوں کو یہ مشرک کہتے ہیں۔

﴿49﴾ تقویۃ الایمان مسلمانوں کو لڑانے کیلئے لکھی گئی

''مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے تقویۃ الایمان پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی، میں نے یہ کتاب لکھ دی گو اس سے شورش ہو گی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 59) تبصرہ: آپ اس کی علمی بددیانتی پر غور فرمایئے کہ شرک جلی کو خفی اور خفی کو جلی لکھ دیا حالانکہ جلی اور خفی کیلئے شریعت میں الگ احکامات ہیں مثلاً اگر امام نمازِ ظہر میں قراءت جلی (اونچی آواز سے) کرے یا فجر، مغرب اور عشاء میں خفی (خاموش) قراءت کرے تو سجدۂ سہو لازم ہے اور جان بوجھ کر ایسا کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔

﴿50﴾ دیوبندی علماء کی نرالی گندی عادات

''مولانا حبیب الرحمٰن نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا، حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ، حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے مگر حضرت (گنگوہی) نے پھر فرمایا تو مولانا بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے، حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کروٹ کر کے اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوعاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے، مولانا (نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے، حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 305، ص 248 تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) یہ لونڈے بازی نہیں تو اور کیا ہے؟ اور یہ اتنا خطرناک فعل بد ہے، جس سے انسان تو انسان شیطان بھی خوف کھاتا ہے، چنانچہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مرد مرد پر سوار ہوتا ہے تو شیطان اس خوف سے بھاگ جاتا ہے کہ کہیں یہ لعنت اس پر نہ آ جائے۔

﴿51﴾ دیوبندی علماء کا کشف اور اسماعیل دہلوی کا ان پر فتویٰ کفر

''ایک مرتبہ مولانا محمد یعقوب صاحب نے چھتہ کی مسجد میں فرمایا جبکہ لوگوں کا مجمع تھا کہ بھائی آج ہم تو صبح کی نماز میں مر جاتے بس کچھ ہی کسر رہ گئی عرض کیا گیا کیا حادثہ پیش آیا فرمایا کہ آج صبح کی نماز میں سورۂ مزمل پڑھ رہا تھا کہ اچانک علوم کا اتنا عظیم الشان دریا میرے قلب کے اوپر گزرا کہ میں تحمل نہ کر سکا قریب تھا کہ میری روح پرواز کر جائے مگر وہ دریا جیسا کہ ایک دم آیا ویسا ہی نکلا چلا گیا اس لئے میں بچ گیا نماز کے بعد میں نے غور کیا کہ یہ کیا معاملہ تھا تو منکشف ہوا کہ حضرت مولانا نانوتوی ان ساعتوں میں میری طرف میرٹھ میں متوجہ ہوئے تھے یہ ان کی توجہ کا اثر تھا پھر فرمایا اللہ اکبر جس شخص کی توجہ کا یہ اثر ہے کہ علوم کے دریا دوسروں کے قلب پر موجیں مارنے لگیں تو اس شخص کے قلب کی وسعت وقوت کا کیا حال ہوگا''۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 268) تبصرہ: لیکن اس کے برعکس اگر دیوبندی مذہب کی بنیادی کتاب تقویۃ الایمان کو دیکھا جائے تو مولوی یعقوب دیوبندی تو پکا مشرک اور جھوٹا ثابت ہوتا ہے اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ ''جو کوئی یہ دعویٰ کرے میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب میں چاہوں اس سے غیب کی بات معلوم کر لوں سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ دعویٰ خدائی کا رکھتا ہے''۔ (تقویۃ الایمان، ص 29) جیسا کہ مولوی یعقوب صاحب نے نہ جانے کتنے میل دور بیٹھے ہوئے مولوی قاسم نانوتوی کو دیکھ کر یہ بات دریافت کر لی کہ انہوں نے میری طرف توجہ فرمائی تھی، دوسری جگہ اسماعیل دہلوی نے لکھا ''جو یہ عقیدہ رکھے کہ جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے''۔ (تقویۃ الایمان ص 14) اب اس اصول کے تحت ان دونوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ تحریر واضح کرتی ہے کہ دونوں مشرک ہیں۔

﴿52﴾ گنگوہی ہر بات خدا کے حکم سے کہتے تھے

''حضرت مولانا گنگوہی نے مولوی محمد یحییٰ صاحب سے فرمایا کہ فلاں مسئلہ شامی میں دیکھو مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت وہ مسئلہ شامی میں تو ہے نہیں فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے لاؤ شامی اٹھا لاؤ شامی لائی گئی حضرت (رشید احمد گنگوہی) اس وقت آنکھوں سے معذور ہو چکے تھے، شامی کے دو ثلث اوراق دائیں جانب کر کے اور ایک ثلث بائیں کر کے اس انداز سے کتاب ایک دم کھولی اور فرمایا کہ بائیں طرف کے صفحے پر نیچے کی جانب دیکھو دیکھا تو وہ مسئلہ اسی حصے میں موجود تھا سب کو حیرت ہوئیں (کہ گنگوہی صاحب تو آنکھوں سے اندھے ہیں) حضرت (گنگوہی) نے فرمایا کہ حق تعالیٰ (اللہ تعالیٰ) نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت ۳۰۸ تحریر: اشرف علی تھانوی) اس کذب بیانی پر ان لوگوں کو شرمندہ ہونا چاہیے پہلا سوال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انہیں ہم کلامی کا شرف کب اور کہاں حاصل ہوا کہ اس نے ان سے وعدہ فرما لیا؟، دوسرا سوال یہ ہے کہ اس اعلان سے آخر گنگوہی صاحب کا مدعا کیا ہے؟ کافی غور و فکر کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچیں ہیں کہ انہوں نے عام لوگوں کو یہ تاثر دینے کی ناکام کوشش کی ہے کہ خدا کے یہاں ان کا مقام بشریت کی سطح اور انبیاء سے بھی اونچا ہے کیونکہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ ان سے بھی غلطی ہو سکتی ہے جیسا کہ تھانوی صاحب لکھتے ہیں ''تحقیق کی غلطی ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے''۔ (فتاویٰ امدادیہ، ص 62، ج 2، مطبوعہ انڈیا) یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا گنگوہی صاحب پر وحی نازل ہوتی تھی کہ اللہ نے وعدہ کیا۔

53﴾ دیوبندیوں کے بزرگ مشرک تھے

رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا کہ ''نبی بخش، پیر بخش، سالار بخش ایسے ناموں کا رکھنا کیسا ہے؟'، جواب: ایسے نام موہم شرک ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص209) اب دوسری طرف ایک اور تحریر ملاحظہ فرمائیں ''رامپور چونکہ حضرت قدس سرّہ (رشید احمد گنگوہی) کی ادھیان اور آپ کے دادا قاضی پیر بخش صاحب کا اصل مسکن تھا اسلئے روحانی تربیت کا سلسلہ ادھر منتقل ہوا''۔ (تذکرۃ الرشید، ج1، ص26، مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور، تحریر: عاشق الٰہی میرٹھی) فیصلہ آپ فرمائیے کہ گنگوہی صاحب کے دادا جان مسلمان تھے یا پھر مشرک؟

54﴾ نبی پاک ﷺ کا چہرہ مبارک بعینہ انور شاہ کاشمیری دیوبندی کا چہرہ

''مولانا احمد علی صاحب لاہوری کے صاحب زادے بیان کرتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ آفتاب ٹوٹ کر زمین پر گر پڑا، مغرب کی نماز حضرت شاہ صاحب کی خانقاہ کی مسجد میں ادا کی اور بعد نماز ان صاحبزادے نے اپنا یہ خواب حضرت (انور شاہ کاشمیری) کو سنایا سن کر فرمایا کہ بھائی کسی بہت بڑے عالم کی وفات ہوگی اور ممکن ہے کہ میری ہی ہو، مولوی عبدالواحد صاحب نے ایک رات یہ خواب دیکھا کہ ایک جنازہ ہے اور اس کے پیچھے اتنا بڑا ہجوم جسے شمار کرنا بھی ممکن نہیں، مخلوق جنازے کے پیچھے دوڑ رہی ہے اور ہجوم بڑھتا ہی جارہا ہے، میں بھی اسی ہجوم میں شریک ہوگیا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے بتاتا گیا کہ یہ جناب رسول اکرم ﷺ کا جنازہ ہے جسے لوگ تبرکا اور حصول برکت کیلئے اور کاندھا دینے کیلئے دوڑ رہے ہیں، میں نے ہجوم سے کہا کہ ذرا ٹھہرو ٹھہرو میں جناب رسول اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت کرنا چاہتا ہوں، میری بے قراری پر جنازۂ مبارک زمین پر رکھ دیا گیا، اور ہجوم نعش مبارک کے قریب سمٹنے لگا میں نے چہرۂ مبارک سے چادر ہٹائی تو وہ بعینہ چہرہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کا تھا''۔ (نقشِ دواں حیاتِ محدث کشمیری، ص75، مطبوعہ: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان، تحریر: مولانا محمد انظر شاہ) تبصرہ: ذرا غور فرمائیے کہ نبی پاک ﷺ کے بارے میں خیال کہ انہیں دیوار کے پیچھے کا علم نہیں اور اپنا مولوی خواب کی تعبیر میں کہہ رہا ہے کہ میری ہی موت ہوگی، دوسری طرف صریحاً کہہ دیا کہ نبی پاک ﷺ کا جنازہ جارہا ہے اور جب دیکھا تو وہ انور شاہ کشمیری کا چہرہ تھا یعنی دوسرے لفظوں میں انور شاہ کشمیری کو کس عظیم ذات کے ساتھ ملا دیا گیا، یہاں یہ محاورہ یاد آتا ہے ''یہ منہ اور مسور کی دال'' اللہ ایسے گندے عقائد سے بچائے۔

55﴾ رشید احمد گنگوہی دیوبندی کا نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ

''آپ نے (یعنی رشید احمد گنگوہی نے) کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے، سُن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت ونجات موقوف ہے میرے اتباع پر''۔ (تذکرۃ الرشید، ج2، ص17) پاسداری کے جذبے سے الگ ہوکر صرف ایک لمحے کیلئے سوچئے وہ یہ نہیں کہہ رہا کہ رشید احمد کی زبان سے جو کچھ نکلتا ہے وہ حق ہے بلکہ ان کے جملے کا مفہوم یہ ہے کہ حق صرف رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے دونوں کا فرق یوں محسوس کیجئے کہ پہلے جملے کو صرف خلاف واقعہ کہا جاسکتا ہے لیکن دوسرا جملہ تو خلاف واقعہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس دور کے تمام پیشوایان اسلام کی حق گوئی کو ایک کھلا ہوا چیلنج بھی ہے یعنی مطلب یہ ہے کہ: اس زمانے میں مولوی رشید احمد گنگوہی کے علاوہ کسی کی زبان بھی حق سے آشنا نہیں ہوئی اور نجات صرف گنگوہی کی ہی پیروی پر ہے حالانکہ نجات اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کی پیروی میں ہے۔

56﴾ قلب کے وسوسے بھی جان لیتے ہیں

''مولانا خلیل الرحمٰن فرماتے ہیں جس زمانے میں حضرت (رشید احمد گنگوہی) کی خدمت میں حدیث پڑھتا تھا ایک طالب علم ولی محمد بیچارے بہت مسکین اور پارسا شخص تھے، انکو ایک یا دو فاقہ کی نوبت بھی پہنچی تھی مگر نہ انہوں نے کسی سے ذکر کیا اور نہ کسی صورت یہ حال کسی پر ظاہر ہوا اسی حالت میں صبح کے وقت بغل میں کتاب دبائے پڑھنے کے واسطے حضرت (گنگوہی) کی خدمت میں آرہے تھے کہ راستہ میں حلوائی کی دوکان پر گرم گرم حلوا پک رہا تھا یہ کچھ دیر وہاں کھڑے رہے کہ کچھ پاس ہو تو کھائیں مگر پیسہ بھی نہ تھا اس لئے صبر کر کے چل دیئے اور خانقاہ میں پہنچے حضرت (گنگوہی) گویا انکے منتظر ہی بیٹھے تھے سلام کا جواب دیتے ہی فرمایا (یعنی رشید احمد گنگوہی نے کہا) مولوی ولی محمد آج تو حلوا کھانے کو ہمارا جی چاہتا ہے لو یہ چار آنہ لے جاؤ اور جس دکان سے تم کو پسند ہو وہیں سے لاؤ، الغرض مولوی ولی محمد اسی دکان سے حلوا خرید کر لائے اور حضرت کے سامنے رکھ دیا حضرت نے ارشاد فرمایا، میاں ولی محمد میری خوشی یہ ہے کہ اس حلوے کو تم ہی کھالو، مولوی ولی محمد اس قصہ کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت (گنگوہی) کے سامنے جاتے مجھے بہت ڈر معلوم ہوتا ہے کیونکہ قلب کے وساوس اختیار میں نہیں اور حضرت ان پر مطلع ہوجاتے ہیں''۔ (تذکرۃ الرشید، ج2، ص227، تحریر: عاشق الٰہی میرٹھی) لیکن ان کے مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے ''جو یہ عقیدہ رکھے کہ جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہوجاتا ہے''۔ (تقویۃ الایمان ص14) یعنی گھر کا فتویٰ گھر میں ہی کام آگیا۔

57﴾ دیوبندی علماء رنڈیوں کے پیر اور رنڈیوں سے ان کی محبت

''(رشید احمد گنگوہی نے) ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں (یعنی طوائفیں، کنجریاں) مرید تھیں ایک بار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی (پیر صاحب کو ایک ایک رنڈی کی خبر تھی) رنڈیوں نے جواب دیا میاں صاحب ہم نے اس کو بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اس نے کہا میں بہت گنہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں گی میں زیارت کے قابل نہیں، میاں

صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا، چناچہ رنڈیاں اسے لے کر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا، بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟، اس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں، میاں صاحب بولے، بی تم کیوں شرماتی ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ)، رنڈی یہ سن کر آگ ہوگئی اور خفا ہو کر کہا لاحول ولاقوۃ اگر چہ میں روسیاہ وگنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی، میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اٹھ کر چلدی۔ (تذکرۃ الرشید، ج2، ص242) علماء دیوبند کے پیروں کے کرتوت ایسے ہیں تو عام عوام کا کیا حال ہوگا؟، اس سے آپ ان کے مولویوں کے ظاہر اور باطن کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ عقائد میں ہی نہیں اعمال میں بھی دو گلے ہیں، ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

58﴾ رسول اللہ ﷺ راہ سے بھٹکے ہوئے ؟

''اور پایا تجھ (نبی کریم) کو بھٹکتا پھر راہ سجھائی''۔ (ترجمۂ قرآن، سورۃ والضحیٰ آیت 7، از محمود الحسن دیوبندی)

59﴾ رشید احمد گنگوہی کمالات میں عیسیٰ علیہ السلام سے آگے تھے

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ''مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابنِ مریم''۔ (مرثیہ گنگوہی، ص23، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) اس شعر میں محمود الحسن دیوبندی نے ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رشید احمد گنگوہی کی مسیحائی دکھاتے ہوئے فرمایا ہے کہ اے ابن مریم تم نے صرف ایک کام کیا کہ مردے زندہ کئے اور ہمارے رشید احمد نے دو کام کئے مردوں کو زندہ بھی کیا اور زندوں کو مرنے نہیں دیا معاذ اللہ کس قدر گستاخی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں۔

60﴾ گنگوہی خدا کی مثل یا رسول اللہ ﷺ کی مثل ؟

''زبان پر اہلِ اھوا کی ہے کیوں اُعلُ ہبل شاید اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی'' (مرثیہ گنگوہی، ص5، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) تبصرہ: اس شعر میں مولوی محمود الحسن نے رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی (مثل یا دوسرا) لکھا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کی موت کے وقت اُعلُ ہُبل کے نعرے بلند ہوئے اب غور طلب بات یہ ہے کہ دیوبندی مذہب میں بانی اسلام اللہ تعالیٰ ہے جیسا کہ اشرف علی تھانوی نے اپنے وعظ ذکر الرسول مطبوعہ کانپور کا صفحہ 22 پر لکھا ہے کہ بانی اسلام خدائے تعالیٰ ہے اور تو معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک رشید احمد گنگوہی خدا کے مثل ہیں اور تھانوی سے اختلاف کر کے بانی اسلام سے رسول اللہ ﷺ مراد لیں تو گنگوہی جی کم از کم دوسرے رسول ہوئے یا مثلِ رسول ہوئے۔

61﴾ گنگوہی کی قبر مثل طور ہے اور وہ خود خدا ہے

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ''تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ کہوں ہوں بار بار انی مری دیکھی بھی نادانی'' (مرثیہ گنگوہی، ص13، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) تبصرہ: محمود الحسن دیوبندی نے جب رشید احمد گنگوہی کو مربی خلائق مانا اور بانی اسلام کا ثانی کہا تو ان کی قبر کو طور سے تشبیہ دے کر خود ارنی کہنے والے موسیٰ بنے اور گنگوہی جی کو خدا بنایا۔

62﴾ گنگوهی کا حکم خدا کے حکم سے بھاری ھے

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ''نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا اس کا جو حکم تھا تھا سیف قضائے مبرم'' (مرثیہ گنگوہی، ص22، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) اس شعر میں محمود الحسن نے گنگوہی کا ہر حکم کو قضائے مبرم کی تلوار لکھا یاد رہے قضائے الٰہی کی دو قسمیں ہیں ایک قضائے مبرم دوسری قضائے معلق قضائے مبرم وہ حکمِ الٰہی ہے جو کسی کے ٹالے نہ ٹلے اور کسی دعا التجا وغیرہ سے رد نہ ہو اور قضائے معلق وہ حکم الٰہی ہے کہ کسی اور پر اس کی تعلیق ہو وہ حکم الٰہی دعا وغیرہ سے رک جاتا ہے یعنی حکمِ الٰہی دو قسم کا ہے ایک وہ جو دعا وغیرہ سے رک جاتا ہے دوسرا نہیں رکتا اور جو حکمِ الٰہی دعا وغیرہ سے نہیں رکتا اس کا نام قضائے مبرم ہے اور دیوبندیوں کے شیخ الہند نے لکھا کہ خدا کا وہ حکم جو قضائے مبرم ہے جو دعا التجا سے نہیں رکتا رشید احمد گنگوہی کا حکم اس کی بھی تلوار ہے یعنی رشید احمد گنگوہی کا حکم کوئی ٹال اور کاٹ نہیں سکتا۔

63﴾ گنگوهی کی غلامی اسلام کا تمغه ھے

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ''زمانے نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا کہ تھا داغِ غلامی جس کا تمغائے مسلمانی''۔ (مرثیہ گنگوہی، ص5، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) یعنی رشید احمد گنگوہی کی غلامی کے داغ کو مسلمانی کا تمغہ قرار دیا گیا ہے یعنی جس کو ان کی غلامی کا داغ لگ گیا وہ مسلمان ہوا اور جس کو غلامی کا داغ نہیں لگا وہ مسلمانی کے تمغہ سے محروم رہا دوسرے الفاظ میں مسلمان ہونے کیلئے گنگوہی کی غلامی لازمی ہے۔

64﴾ گنگوهی مسیحائے زماں تھا

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ''مسیحائے زماں پہنچا فلک پر چھوڑ کر سب کو چھپا چاہِ لحد میں وارے قسمت ماہِ کنعانی''۔ (مرثیہ گنگوہی، ص7) یعنی جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھا لئے گئے اسی طرح گنگوہی جو مسیحائے زماں تھا وہ بھی سب کو چھوڑ کر فلک پر پہنچ گیا ہے اور کنعان کا چاند (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام) قبر کے اندر چھپ گیا، اس شعر میں

گنگوہی کو حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام سے تشبیح دے کر اپنی بے لگام محبت کا اظہار کرنا کونسا اسلام ہے، کہاں طوطی کہاں ٹیں ٹیں!

65﴾ گنگوھی کی موت وصال مصطفےٰ ﷺ کا نقشہ ھے

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے "وفات سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت تھی ہستی گر نظیر ہستی محبوب سبحانی"۔ (مرثیہ گنگوہی، ص12 تحریر: محمود الحسن دیوبندی) یعنی گنگوہی صاحب اللہ کے محبوب حضور ﷺ کی مثل تھے تو ان کی رحلت بھی آپ کی وفات کا نقشہ تھی (معاذ اللہ)۔

66﴾ گنگوھی اور شیخینؓ کے القاب

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے "وہ تھے صدیق اور فاروق کیسے عجب کیا ہے شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی"۔ (مرثیہ گنگوہی، ص12 تحریر: محمود الحسن دیوبندی) صدیق اور فاروق حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وہ مخصوص آسمانی القاب ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ نے ان کو عطا فرمائے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ تہجد کی نماز میں شہید ہوئے تھے اور محمود الحسن دیوبندی صدیق و فاروق اور حضرت علی کی شہادت نے تہجد میں ان کی قدم بوسی کی کو گنگوہی کی طرف منسوب کرتا ہے۔

67﴾ ھدایت صرف گنگوھی کے در سے ملتی ھے

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے "ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جگہ ہوا گمراہ وہ میزابِ ہدایت تھے کہیں کیا نصِ قرآنی"۔ (مرثیہ گنگوہی، ص9 تحریر: محمود الحسن دیوبندی) تبصرہ: یعنی جس نے گنگوہی کے آستانے کو چھوڑ کر کسی اور جگہ ہدایت ڈھونڈی وہ گمراہ ہوگیا کیونکہ گنگوہی جی نصِ قرآنی (قرآن پاک کی آیات) سے ہدایت کے پرنالے تھے، کیا دیوبندی قرآن پاک کی کوئی ایسی آیت دکھا سکتے ہیں جس میں گنگوہی صاحب کے بارے میں ایسی بات لکھی ہو۔

68﴾ اولیاء الله کی توھین

مرثیہ گنگوہی میں مزید لکھا ہے "رقابِ اولیاء کیوں خم نہ ہوتیں آپ کے آگے وہ شہبازِ طریقت تھے محی الدین جیلانی"۔ (مرثیہ گنگوہی، ص9) تبصرہ: یعنی جس طرح حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور تمام اولیائے وقت نے اپنی گردنیں خم کی تھیں اسی طرح گنگوہی چونکہ محی الدین جیلانی تھے تو ان کے آگے بھی اولیاء کی گردنیں کیوں نہ خم ہوتیں۔ آپ نے مرثیہ گنگوہی میں دیکھا کہ گنگوہی کو نبی پاک ﷺ، حضرت عیسی علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسی علیہ السلام اور حضور غوث الاعظمؓ کے برابر ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔

69﴾ مدرسه دیوبند انگریز کی پسند

"13 جنوری 1875ء لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے مدرسہ دیوبند کا معائنہ کیا اور معائنہ کرنے کے بعد کہا جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ میں ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے یہ مدرسہ خلافِ سرکار نہیں بلکہ موافقِ سرکار ممدوح و معاون سرکار ہے"۔ (سوانح حیات مولانا محمد احسن نانوتوی، ص217، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کراچی) خود انگریز کی یہ شہادت ہے کہ یہ مدرسہ خلافِ سرکار نہیں اب آپ انصاف کیجئے کہ اس بیان کے سامنے اب افسانے کی کیا حقیقت ہے جس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے کہ مدرسہ دیوبند انگریزی سامراج کے خلاف سیاسی سرگرمیوں کا بہت بڑا اڈا تھا۔

70﴾ سب قبروں سے افضل قبر اشرف علی تھانوی کی قبر ھے

"سب قبروں میں اشرف وہ قبر ہے جو حضرت اشرف (علی تھانوی) کی نعش کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے جو دین الہیٰ کے مجدد تھے کیا کوئی انکا ہمسر"۔ (اشرف السوانح، ج4، ص189، مطبوعہ ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان، تحریر: خواجہ عزیز الحسن و مولوی عبدالحق) استغفر اللہ، یہ نادان انبیاء، صحابہ اور اولیاء کی قبروں سے بھی افضل تھانوی کی قبر مان رہا ہے۔

71﴾ مدرسه دیوبند انگریز کے ایجنٹ

"مدرسہ دیوبند کے کارکنوں میں اکثریت ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پینشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک و شبہ کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی"۔ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج2، ص247، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور، تحریر: مناظر احسن گیلانی)

72﴾ انگریز کو مدرسه دیوبند کی صفائی

آگے چل کر انہی دیوبندی بزرگوں کے متعلق لکھا "مدرسہ دیوبند میں ایک موقعہ پر جب انکوائری آئی تو اس وقت یہی حضرات آگے بڑھے اور اپنے سرکاری اعتماد کو سامنے رکھ کر مدرسہ کی طرف سے صفائی پیش کی جو کارگر ہوئی"۔ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج2، ص247، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور تحریر: مناظر احسن گیلانی) گھر کا راز دار ہونے کی حیثیت سے قاری طیب کا بیان جتنا باوزن ہوسکتا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ جس مدرسہ کے چلانے والے انگریزوں کے وفادار پیشہ نمک خوار ہوں اسے باغیانہ سرگرمیوں کا اڈہ نہ کہنا آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے یا نہیں؟۔

73﴾ ختم نبوت پر ایک اور ڈاکہ نانوتوی کی قبر عین نبی کی قبر ھے

''مولانا رفیع الدین صاحب سابق مہتمم دارالعلوم کا مکاشفہ ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کی قبر عین کسی نبی کی قبر میں ہے''۔ (مبشرات دارالعلوم، ص36، مطبوعہ محکمہ نشرواشاعت دارالعلوم دیوبند انڈیا) سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کشف سے موصوف کی کیا مراد ہے کیا دیوبند میں کسی نبی کی قبر پہلے موجود تھی جسے خالی کرایا گیا اور نانوتوی صاحب کو وہاں دفن کیا گیا اگر ایسا ہے تو اس نبی کی قبر کی نشاندہی کس نے کی؟۔

74﴾ نانوتوی سے وہ کام لینا ھے جو نبیوں سے لیا گیا اور نانوتوی کی قبر پر وحی کا نزول

''جہاں تسبیح لے کر بیٹھا بس ایک مصیبت ہوتی ہے اس قدر گرانی کہ جیسے سوسومن کے پتھر کسی نے رکھ دیئے ہوں زبان وقلب سب بستہ ہو جاتے ہیں''۔ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج2، ص258، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور) اس شکایت کا جواب حاجی صاحب کی زبانی یہ نقل کیا گیا ہے کہ یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے اور یہ وہ ثقل (گرانی) ہے جو حضور ﷺ کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا تم سے حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے''۔ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج1، ص259، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

75﴾ مولوی دیوار کے پیچھے دیکھتا لیکن نبی کے بارے میں عقیدہ انھیں دیوار کے پیچھے کا علم نھیں

''مولانا حبیب الرحمٰن فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں کشفی حالت دیوان جی کی اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ باہر سڑک پر آنے جانے والے نظر آتے رہتے تھے درودیوار کا حجاب ان کی درمیان ذکر کے وقت باقی نہیں رہتا تھا''۔ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج2، ص73، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور) لیکن اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کے بارے میں ان دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ''اللہ کے نبی کو اپنے انجام اور دیوار کے پیچھے کا علم نہیں''۔ (براھین قاطعہ، ص51، تحریر: خلیل احمد انبیٹھوی)

76﴾ موت پر نانوتوی کا اختیار

''مقامی شیعہ چوہدریوں نے یہ تدبیر کی کہ ایک نوجوان لڑکے کا فرضی جنازہ بنایا اور حضرت (قاسم نانوتوی) سے آکر عرض کیا کہ حضرت نماز جنازہ آپ پڑھا دیں، پروگرام یہ تھا کہ جب حضرت دو تکبیریں کہہ لیں تو صاحب جنازہ اک دم اٹھ کھڑا ہو اور اس پر حضرت کے ساتھ استہزاء اور تمسخر (ٹھٹھہ اور مذاق) کیا جائے' حضرت والا نے معذرت فرمائی کہ آپ لوگ شیعہ ہیں اور میں سنی (دیوبندی) اصول نماز الگ الگ ہیں آپ کے جنازہ کی نماز مجھ سے پڑھوانے میں جائز کب ہوگی؟ شیعوں نے کہا کہ حضرت بزرگ ہر قوم کا بزرگ ہی ہوتا ہے' آپ تو نماز پڑھا ہی دیں' چنانچہ حضرت نے منظور فرمالیا اور جنازہ پر پہنچ گئے' مجمع تھا حضرت ایک طرف کھڑے ہوئے تھے کہ چہرہ پر غصہ کے آثار دیکھے گئے آنکھیں سُرخ تھیں اور انقباض چہرہ سے ظاہر تھا نماز کیلئے عرض کیا گیا تو آگے بڑھے اور نماز شروع کی' دو تکبیریں کہنے پر جب طے شدہ پروگرام کے مطابق جنازہ میں حرکت نہ ہوئی تو پیچھے سے کسی نے ''ہونھ'' کے ساتھ صاحب جنازہ کو اٹھ کھڑے ہونے کی سسکاردی' مگر وہ نہ اٹھا' حضرت نے تکبیرات اربعہ (چاروں تکبیریں) پوری کر کے اسی غصہ کے لہجہ میں فرمایا کہ ''اب یہ قیامت کی صبح سے پہلے نہیں اُٹھ سکتا'' دیکھا گیا تو مردہ تھا''۔ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج2، ص71، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور) لیکن نبی کریم ﷺ کے متعلق دیوبندیوں کا عقیدہ ہے ''رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا''۔ (تقویۃ الایمان، ص77، تحریر: اسماعیل دہلوی) اپنا مولوی چاہے تو زندہ آدمی بھی مرجائے لیکن رسول اللہ کے بارے میں اتنا گندہ عقیدہ۔

77﴾ خدا سے ملنے کی خواھش تھانوی سے ملنے کی خواھش ھے

''بجا ہے تیری فرقت میں اگر مضطر دل وجاں ہے   خدا سے ملنے کا ارماں تری ملنے کا ارماں تھا''۔ (اشرف السوانح، ج4، ص231) ترجمہ: اگر آپ کی جدائی میں میرا دل اور جان بے چین ہیں تو یہ بالکل صحیح ہیں، کیونکہ اللہ سے ملنے کی خواہش ہی آپ سے ملنے کی خواہش ہے۔ یعنی آپ سے اور اللہ سے ملنا ایک ہی بات ہے۔

78﴾ تھانوی اور انبیاء علیھم السلام برابر

''تھانوی کے مرید نے پرچہ پیش کیا اس میں لکھا تھا کہ میں سلام سے محروم رہا اور یہ بھی لکھا تھا کہ آپ (یعنی اشرف علی تھانوی) کو نبیوں اور صحابہ کرام کے برابر سمجھتا ہوں''۔ (مزید المجید تھانوی، ص18) چنانچہ بجائے اس غلطی کو تسلیم کرنے کے سیف یمانی میں منظور نعمانی دیوبندی نے بڑا زور لگایا ہے کہ یہ عبارت صحیح ہے۔

79﴾ تھانوی کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنھا کی شان میں گستاخی

''ایک مرید صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (اشرف علی تھانوی) کے گھر حضرت بی بی عائشہؓ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا میرا (اشرف علی تھانوی) کا ذہن معاً اسی طرف منتقل ہوا کہ (کمسن عورت ہاتھ آئے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا تو حضور سن شریف پچاس سے زیادہ تھا حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے''۔ (رسالہ الامداد، ماہ صفر 1335ھ) کتنی بڑی گستاخی ہے کہ حضرت عائشہؓ کے گھر آنے کو جورو کے ملنے سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ معاذ اللہ!

80۔ حضور ﷺ دیوبندیوں کے باورچی

''ایک دن حاجی امداداللہ صاحب نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکارہی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا اُٹھ تو اس قابل نہیں کہ حاجی امداداللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے ،اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔ (تذکرۃ الرشید جلد 1 ،ص 64۔شمائم امدادیہ تھانوی ص 26) اس جھوٹے اور من گھڑت خواب کو لکھنے اور چھاپنے کا مقصد کیا ہے؟ یہی کہ علماء دیوبند کا مقام اتنا بلند ہے کہ وہ خاتون اس قابل نہیں تھی کہ دیوبند کے مولویوں کا کھانا پکائے بلکہ ان کا کھانا پکانے کیلئے حضور ﷺ جیسی ہستی ہونی چاہیے اس طرح معاذاللہ حضور ﷺ کو باورچی بنادیا (معاذاللہ ثم معاذاللہ)۔

81۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنھا تھانوی کی نوکرانی کی طرح

''گھر کی خدمت کرنے والی! شفیق احمد خادم حضور عالی خواب لکھتا ہوں جس کا حضور عالی (یعنی تھانوی) سے وعدہ کرآ کر آیا تھا احقر نے خواب میں دیکھا کہ ماہ مبارک رمضان شریف ہے اور عشاء کا وقت ہے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا حضور عالی (یعنی تھانوی) کے دردولت میں تشریف فرماہیں تراویح میں حضور انور کا قرآن پاک سننے کا ارادہ رکھتے ہوئے حضور کے دردولت میں صفوف (صفیں) کے بچھانے اور پردے ڈلوانے کے اہتمام میں رہی ہیں اس کے بعد احقر کی آنکھ کھل گئی''۔ (اصدق الرویا، جلد 2،ص 50) ا۔ پہلا کشف تو یہ تھا کہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا (معاذاللہ) تھانوی کے گھر آنیوالی ہیں لیکن اس کے خادم صاحب کے خواب نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر پہنچادیا نہ معلوم کیسے اس کو معلوم ہوا کہ یہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اس لئے کہ خواب میں تو کوئی ایسا اشارہ بھی نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو،۲۔ یہ بھی حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا ایسی جگہ آگئیں جہاں صفوف اور پردے کا بھی انتظام نہ تھا اور انہیں خود یہ اہتمام کرنا پڑا (معاذاللہ)،۳۔سب سے عجیب بات جو اس خواب کے جھوٹ پر دلالت کرتی ہے کہ کیا تھانوی نماز تراویح اپنے گھر پر پڑھا کرتے تھے یا مسجد میں؟ ۴۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ خادم نے یہ خواب پہلے تھانوی کو خود سنایا اور پھر اس سے وعدہ لیا کہ اس کو لکھ کر بھیجنا، چنانچہ اس نے وعدہ کے مطابق لکھ کر بھیج دیا اور تھانوی نے اس کو شائع کردیا اور تحقیق کرنا لازمی نہ سمجھا کہ ایسا خواب سچا بھی ہوسکتا ہے یا نہیں۔

82۔ حضور ﷺ شریعت سے بے خبر تھے

''اور اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کو شریعت سے بے خبر پایا''۔ (ترجمۂ قرآن، سورۃ والضحیٰ، از اشرف علی تھانوی)

83۔ حضور ﷺ اشرف علی تھانوی کی شکل میں

مولوی نذیر احمد کیرالوی اپنا خواب بیان کرتا ہے''حضور آقائے نامدار ﷺ کو خواب میں اشرف علی کی شکل میں دیکھا اور حضور سیاہ اچکن بٹنوں والی زیب تن فرمائے ہوئے تھے جیسا اشرف علی تھانوی گاہے گاہے سیاہ اچکن پہنتے ہیں۔ (اصدق الرؤیا' جلد 2،ص 2) (ایضاً) مبارکپور میں جب تھا تو میں نے حضور ﷺ کو آپ (اشرف علی تھانوی) کی صورت میں دیکھا فقط زیارت ہوئی کوئی بات چیت کی دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (اصدق الرؤیا' جلد 2،ص 15) (ایضاً) اس خواب سے پہلے تین مرتبہ خواب دیکھے اور تینوں مرتبہ ہمارے مولانا اشرف علی تھانوی کی شکل میں حضور ﷺ نظر آئے، میں نے تینوں مرتبہ مصافحہ کیا مگر حضور بولے نہیں۔ (اصدق الرؤیا' جلد 2،ص 25) (ایضاً) ایک اور صاحب اپنا خواب لکھ کر کہتے ہیں ''اس خواب سے پہلے تین مرتبہ خواب دیکھے اور تینوں مرتبہ ہمارے مولانا اشرف علی صاحب کی شکل میں حضور ﷺ نظر آئے میں نے تینوں مرتبہ مصافحہ کیا مگر حضور بولے نہیں''۔ (اصدق الرویا، ص 37) انصاف کیجئے ان جھوٹے اور من گھڑت خوابوں کے شائع کرنے کا مطلب کیا ہے؟ غالباً یہی کہ تھانوی صاحب درپردہ رسول اللہ تھے (معاذاللہ) یا حضور علیہ الصلوۃ والسلام تھانوی صاحب کی شکل میں متشکل ہوکر اس لئے نظر آتے تھے کہ ہم گویا تھانوی ہیں؟ (معاذاللہ) اصل میں مریدوں کے ذہنوں میں یہ بٹھانا مقصود ہے کہ تھانوی کو دیکھنا گویا حضور ﷺ کو دیکھنا ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے۔

84۔ مدینہ پاک تھانہ بھون ہے

''جیسا کہ مدینہ شریف میں (جیسا ویسا نہیں رہ سکتا) رہ کر میل کچیل والا نہیں رہ سکتا' اللہ کا شکر ہے حضرت حاجی صاحب کی برکت سے ایسا ویسا نہیں رہ سکتا''۔ (الافاضات الیومیہ، از اشرف علی تھانوی) نوٹ: تھانہ بھون وہ جگہ ہے جہاں اشرف علی تھانوی رہتا تھا۔

85۔ تھانوی کی مریدنی رسول اللہ ﷺ کی بغل میں

تھانوی کی مریدنی کہتی ہے''ایک جنگل ہے اور میں اس میں ہوں اور ایک تخت ہے کچھ اونچا سا اس پر زینہ (سیڑھی) ہے ایک میں اور دو تین آدمی ہیں ہم سب کھڑے ہیں حضور ﷺ کے انتظار میں اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی تھوڑی دیر میں حضور ﷺ تشریف لائے اور زینہ پر چڑھ کر میرے سے بغل گیر ہوئے' اور مجھ کو زور سے کھینچ دیا جس سے سارا تخت ہل گیا حضور ﷺ بولے کیا تجھ کو پل صراط پر چلنے کی عادت ڈالتا ہوں صورت' شکل بالکل اشرف علی تھانوی جیسی ہے' اتنے میں آنکھ کھل گئی''۔ (اصدق الرؤیا، جلد 2،ص 23) کتنے شرمناک الفاظ ہیں کہ کہا کہ دو تین آدمی ہیں میں تخت پر ہوں حضور علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے نہ ان دو تین آدمیوں کو سلام کیا نہ کلام بلکہ آتے ساتھ معاذاللہ ایک غیر عورت سے دو تین آدمیوں کے سامنے بغل گیر ہوگئے اور اتنی زور سے دبایا

کہ سارا تخت ہل گیا وہ بھی ان دو تین آدمیوں کے سامنے، بتائیے کوئی بزرگ یا عالم تشریف لائیں اور ان کے انتظار میں دو تین آدمی اور ایک عورت از راہ عقیدت مندی کھڑی ہیں وہ بزرگ یا عالم آتے ہی اس عورت سے جمٹ جائیں اور اتنے زور سے دبائیے کہ سارا تخت ہلا کر رکھ دے نہ ان آدمیوں کو سلام اور نہ کلام تو ان آدمیوں پر اس کا کیا اثر ہوگا، اور پھر اس بات کو شائع کر دیں تو پڑھنے والوں کی نظر میں اس بزرگ یا عالم کی حیثیت کیا ہوگی۔

86 سیدہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سینے سے چمٹایا

مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی فضل الرحمٰن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ "ہم نے خواب میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا"۔ (الافاضات الیومیہ ملفوظات تھانوی)

87 گنگوھی اور نانوتوی میاں بیوی

خلیفہ تھانوی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں "آپ (یعنی رشید احمد گنگوہی) ایک مرتبہ خواب بیان فرمانے لگے کہ مولوی قاسم نانوتوی عروس (دلہن) کی صورت میں ہیں اور میر ان سے نکاح ہوا ہے جس طرح زن و شوہر (میاں بیوی) میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے"۔ پھر خود ہی تعبیر فرمائی کہ "آخر ان کے بچوں کی کفالت کرتا ہوں"۔ (تذکرۃ الرشید، ج2، ص289، تحریر: عاشق الٰہی میرٹھی) گنگوہی کا وہ صرف خیال نہیں بلکہ پختہ خیال تھا یہ مولوی اشرف علی تھانوی سے پوچھئے وہ فرماتے ہیں کہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ دن میں جس بات کا خیال زیادہ تر بسا رہتا ہے وہی رات میں خواب کی شکل میں نظر آتا ہے خیال ہی تو تھا جو بند گیا چنانچہ خواب کے متعلق تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے خواب کی حقیقت تو اکثر یہ ہوتی ہے کہ دن بھر جو خیالات ہمارے دماغ میں بسے ہوئے رہتے ہیں وہ ہی رات کو سوتے میں اسی صورت میں یا کسی دوسری صورت میں نظر آجاتے ہیں۔ (الافاضات الیومیہ، ج5، ص55) ہم نے اوپر گنگوہی صاحب کا خواب پھر خیال بیان کیا تو اب وہ واقعہ پیش کرتے ہیں جو خواب و خیال تھا وہ عین الیقین ہوگیا، گویا وہ خواب جو گنگوہی کی عین مراد بن کر بھرے مجمع میں دندناتا ہوا تشریف لایا چنانچہ "مولانا حبیب الرحمٰن نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا، حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ، حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے مگر حضرت (گنگوہی) نے پھر فرمایا تو مولانا بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے، حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کروٹ کر کے اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوعاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے، مولانا (نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے، حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت305، ص248، تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) کیا انہیں رات دن ہم جنس پرستی کے خیال ہی آتے رہتے تھے؟ حالانکہ یہ اتنا خطرناک فعل بد ہے، جس سے انسان تو انسان شیطان بھی خوف کھاتا ہے، چنانچہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مرد، مرد پر سوار ہوتا ہے تو شیطان اس خوف سے بھاگ جاتا ہے کہ کہیں یہ لعنت اس پر نہ آجائے۔

88 شانِ رسالت اور اشرف علی تھانوی کا علم

"دارالعلوم دیوبند کے بڑے جلسہ دستار بندی میں بعض حضرات اکابر نے ارشاد فرمایا، کہ اپنی جماعت کی مصلحت کیلئے حضور سرور عالم ﷺ کے فضائل بیان کئے جائیں، تاکہ اپنے مجمع پر جو وہابیت کا شبہ ہے وہ دور ہو، یہ موقع بھی اچھا ہے، کیوں کہ اس وقت مختلف طبقات کے لوگ موجود ہیں، حضرتِ والا (اشرف علی تھانوی) نے باادب عرض کیا کہ اس کیلئے روایات کی ضرورت ہے اور وہ روایات مجھ کو مستحضر (یاد) نہیں۔ (اشرف السوانح، ج1، ص130، تحریر: خواجہ عزیز الحسن و مولوی عبدالحق) حضور سرورِ عالم ﷺ کے فضائل کا بیان ایمان بلکہ جانِ ایمان ہے وہ مسلمان ہی کیا جو حضور ﷺ کے فضائل سنے نہ سنائے، حضور ﷺ کے فضائل کا بیان روایات ہی میں نہیں قرآن کی آیات میں بھی ہے بلکہ قرآن دراصل ہے ہی حضور ﷺ کے فضائل پر مشتمل، حضرت والا کو اگر روایات یاد نہ تھیں تو قرآن کی آیات ہی سے ایمان افروز موضوع پر بیان کر سکتے تھے، اے کاش حضرت والا کے پاس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تجلی الیقین" ہی ہوتی، اور وہ اسے اگر ایک نظر دیکھ لیتے تو اس پیارے موضوع پر یوں ہی بولتے کہ درخت بھی سرکا ﷺ کے فضائل سن کر جھوم اٹھتے لیکن نہیں فضائل مصطفےٰ ﷺ کا بیان کرنا ان کے نصیب میں کہاں، اور غور فرمایئے کہ وہ نبی پاک ﷺ کی تعریف مصلحت کی بناپر اپنے اوپر وہابیت کے لگے لیبل کو صاف کرنے کیلئے بیان کرنا چاہتے تھے آج بھی یہ لوگ دوسروں کو دھوکہ دینے کیلئے محفلِ سیرت النبی، محفل ذکر مصطفےٰ اور اولیاء اللہ کانفرنسیں وغیرہ کروا کے اپنے اباؤ اجداد کی یہی منافقانہ چال چلتے ہیں، اور جو ان کے قابو میں آجاتا ہے آہستہ آہستہ اسے اپنے برے عقائد میں پھسا لیتے ہیں۔

89 دیوبندیوں کے مجدد کا بچپن

☆ "تھانوی صاحب نے فرمایا کہ ایک روز میں پیشاب کر رہا تھا بھائی صاحب نے آکر میرے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا ایک روز ایسا کہ بھائی پیشاب کر رہے ہیں میں نے ان کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا"۔ ☆ "ایک مرتبہ میرٹھ میں میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم کی کوٹھی میں جو مسجد تھی سب نمازیوں کے جوتے جمع کر کے اس کے شامیانہ پر پھینک دیئے نمازیوں میں غل مچا کہ جوتے کیا ہوئے ایک شخص نے کہا کہ یہ لٹک رہے ہیں مگر کسی نے کچھ نہیں کہا"۔ ☆ "فرمایا کہ ایک صاحب تھے سیکری کے ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی بہت ہی نیک اور سادہ آدمی تھے والد صاحب نے ان کو ٹھیکہ کے کام پر رکھ چھوڑا تھا ایک مرتبہ کمریٹ سے گرمی میں بھوک کے پیاسے پریشان گھر آئے اور کھانا نکال کر کھانے میں مشغول ہوئے گھر کے سامنے بازار ہے میں نے سڑک پر سے ایک کتے کا

پلہ چھوٹا سا پکڑ کر گھر آ کر ان کی دال کی رکابی میں رکھ دیا بیچارے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور کچھ نہیں کہا''۔ ☆''ایک روز سب لڑکوں اور لڑکیوں کے جوتے جمع کر کے ان کو برابر رکھا اور ایک جوتے کو سب کے آگے رکھا وہ گویا کہ امام تھا اور رنگ کھڑے کر کے اس پر کپڑے کی چھت بنائی وہ مسجد قرار دی''۔ (ملفوظات حکیم الامت، ج4،ص262-260،مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

90﴾ امت دیوبندیہ کے حکیم الامت اور مجدد اشرف علی تھانوی کی زندگی کے چند حیران کن واقعات

☆''اشرف علی تھانوی صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزا نہیں آتا میں نے کہا مزا ذکر میں کہاں' مزا تو مذی (منی) میں ہوتا ہے جو بیوی سے ملاعبت (بیوی سے ہمبستری کرنے) کے وقت خارج ہوتی ہے یہاں کہاں مزا ڈھونڈتے پھرتے ہو''۔ (الافاضات الیومیہ، ج6،ص61،مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

91﴾ ''خواجہ عزیز الحسن نے ایک دفعہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب سے عرض کی کہ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتا اور حضور (تھانوی) کے نکاح میں آتا ،اس اظہار محبت پر تھانوی صاحب نے غایت درجے مسرور (حد سے زیادہ خوش) ہو کر بے اختیار ہنستے ہوئے فرمایا آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا ثواب ملے گا''۔ (اشرف السوانح، ج2،ص64)

92﴾ ''مولوی اشرف علی تھانوی صاحب مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ بعد نماز جمعہ اپنی ایک مجلس معرفت میں بے حیاء عورت کی حیاء کی مثال دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شخص کسی کے مکان پر اس کو دریافت کرنے آیا تو اس کی بیوی نئی بیاہی ہوئی تھی، زبان کیسے بولے اور بتلانا ضرور تھا، اس لئے کہا تو نہیں لہنگا اٹھا کر اور موت کر اور اس پر کو پھاند کر گئی جس سے بتلا دیا کہ دریا پار گیا ہے بس یہ شرم کی کہ منہ سے تو نہیں بولی اور شرم گاہ دکھا دی''۔ (الافاضات الیومیۂ ج2،ص28) انتباہ! یہ واقعات معمولی مولوی کے نہیں دیوبندی فرقہ کے مجدد کے ہیں۔

93﴾ تھانوی کے ماموں کی کہانی تھانوی صاحب کی زبانی

''اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ اس حفاظت شریعت کا ایک اور واقعہ یاد آیا کہ ماموں صاحب حیدر آباد سے اول بار کانپور تشریف لائے تو چونکہ جلے بھنے بہت تھے، ان کی باتوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے، عبدالرحمٰن صاحب مالک مطبع نظامی بھی ان سے ملنے آئے اور ان کے حقائق و معارف سن کے بہت معتقد ہوئے، عرض کیا کہ حضرت وعظ فرمائیے تاکہ سب مسلمان منتفع ہوں (فائدہ اٹھائیں)، ماموں صاحب نے اس کا جواب عجیب آزادانہ رندانہ دیا کہا کہ خان صاحب میں اور وعظ صلاح کار کجا ومن خراب کجا (کہ لوگوں کی اصلاح کرنے والا وعظ کہاں اور میں خراب کہاں)، پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ ہاں ایک طرح سے کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کر دیجئے، عبدالرحمٰن خان صاحب بیچارے متین بزرگ تھے سمجھے کہ ایسا طریقہ کیا ہوگا کہ جس کا انتظام نہ ہو سکے یہ سن کر بہت اشتیاق سے کے ساتھ پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل (مرد کے چھوٹے پیشاب کی جگہ) کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا، بھڑوا ہے رے بھڑوا، بھڑوا ہے رے بھڑوا، اور اس وقت میں حقائق و معارف بیان کروں۔ (الافاضات الیومیہ، ج9،ص212،مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان) ماموں نے تو شریعت سے مذاق اڑایا لیکن بھانجے کو کیا سوجھی کہ وہ حکیم الامتہ اور مجدد زمان ہو کر اس کے تمسخر و مذاق کو کیوں بیان فرمایا، لیکن چونکہ مجدد صاحب بچپن سے ہی ایسی لذیذ اور چٹ پٹی باتوں سے جی بہلاتے تھے تو پھر کیا کریں۔

94﴾ اللہ تعالیٰ کو چال باز لکھ دیا

''(ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور ادھر خدا چال چل رہا تھا اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے''۔ (ترجمۂ قرآن، سورۃ انفال، آیت30، از فتح محمد جالندھری دیوبندی)

95﴾ دیوبندیوں کے نزدیک قائد اعظم محمد علی جناحؒ کافر تھے

''دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمٰن نے بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہماری نظر میں وہ مسلمان بھی نہیں تھے، وہ نہ تو نماز پڑھتے تھے نہ ہی روزہ رکھتے تھے''۔ (اداریہ روزنامہ نوائے وقت لاہور، 29 اگست 2005ء)

96﴾ قرآن پر پیشاب

''ایک دفعہ ایک بندے نے عرض کی کہ میں نے خواب دیکھا ہے میرا اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے حضرت (تھانوی) نے فرمایا میاں بیان تو کرو، ان صاحب نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن پر پیشاب کر رہا ہوں، حضرت (اشرف علی تھانوی) نے فرمایا یہ تو اچھا خواب ہے''۔ (مزید المجید، ص166، الافاضات الیومیہ، ج7) تبصرہ: آپ اندازہ لگائیں کہ قرآن پاک پر پیشاب کرنے کو اچھا خواب لکھا ہے حالانکہ قرآن پاک کے اوپر کوئی چیز رکھنے کی بھی شریعت میں ممانعت ہے اور پیشاب ایسی گندی چیز ہے جس سے اپنے آپ کو نہ بچانے والا دوزخ کا حقدار ہے اور تھانوی صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ اچھا خواب ہے' استغفراللہ!

97﴾ دیوبندیوں کا خدائی دعویٰ

اشرف علی تھانوی صاحب اپنے پیر و مرشد کی شان میں لکھتے ہیں کہ ''حضرت کی ایک خادمہ تھی جن کا نام پیرانی صاحبہ تھا وہ نقل کرتی ہیں کہ ایک بار میرے بھتیجے حج کو آتے تھے آگبوٹ (یعنی جہاز) تباہی

میں آ گیا حالتِ مایوسی میں انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک طرف حاجی صاحب اور دوسری طرف حافظ جیو صاحب آگبوٹ کو شانہ (کندھا) دیئے ہوئے تباہی سے نکال رہے ہیں صبح معلوم ہوا کہ آگبوٹ دو دن کا راستہ طے کر کے صحیح وسالم کنارے پر لگ گیا (امداد المشتاق الیٰ اشرف الاخلاق ،ص119 اشرف علی تھانوی) اگر بات یہی پر ختم ہو جاتی تو پھر بھی ان کی توحید کو ٹھیس تو لگتی مگر اس قدر تباہی نہ ہوتی جس قدر اس واقعہ کے آگے نقل کرنے کے سبب ہوئی اب اس کے بعد کا حصہ بھی ملاحظہ فرمائیں ''فرمایا کہ مجھ کو کیا معلوم فاعل حقیقی خداوند کریم ہے کیا عجب کہ صحیح ہو دوسروں کے لباس میں آ کر خود مشکل آسان کر دیتا ہے اور نام ہمارا تمہارا ہوتا ہے''۔ (امداد المشتاق الیٰ اشرف الاخلاق ،ص119 ،مطبوعہ ممتاز اکیڈمی لاہور، از اشرف علی تھانوی)

اس واقعہ پر ہمارے چند سوال وہابیوں دیوبندیوں سے ہیں کہ حاجی صاحب اور میاں جیو صاحب کو یہ کیسے پتہ چل گیا کہ ان کے غلام ڈوب رہے ہیں؟، کیا مردے مدد کرتے اور کیا دیکھتے سنتے ہیں ؟، پیرانی صاحبہ نے یہ واقعہ بیان کر کے اور اشرف علی تھانوی نے یہ واقعہ لکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ انسان کی شکل میں آ کر مدد کرتا ہے اور وہ شکل ان کے پیر کی ہے کیا یہی توحید ہے؟، عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجسم خدا ہیں یعنی اللہ تعالیٰ جسمانی شکل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن کر آیا۔ (معاذ اللہ)

98﴾ گنگوھی کا قلم عرش کے پار چلتا ھے

تذکرۃ الرشید کا مصنف لکھتا ہے ''جس زمانے میں مسئلہ امکان کذب پر آپ کے مخالفین نے شور مچایا اور تکفیر کا فتویٰ شائع کیا، سائیں توکل شاہ انبالوی کی مجلس میں کسی مولوی نے حضرت امام ربانی (یعنی گنگوہی) کا ذکر کیا اور کہا کہ امکان کذب باری کے قائل ہیں یہ سن کر سائیں توکل شاہ نے گردن جھکالی اور تھوڑی دیر مراقب رہ کر منہ اوپر اٹھا کر اپنی پنجابی زبان میں یہ الفاظ فرمائے لوگو تم کیا کہتے ہو؟ میں مولوی رشید احمد گنگوہی کا قلم عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں''۔ (تذکرۃ الرشید، ج2 ،ص322 ،تحریر: عاشق الہیٰ میرٹھی) کیا سمجھے آپ؟ کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ گنگوہی صاحب کے قلم کی لمبائی عرش کی سرحد کو پار کر گئی بلکہ اس تشہیر سے یہ دعویٰ کرنا مقصود ہے کہ تقدیر الہیٰ کے نوشتے گنگوہی کے رشحات قلم سے لکھے جاتے ہیں۔

99﴾ گنگوھی کی زبان زبان الھیٰ ھے

''مولوی ولایت علی صاحب فرماتے ہیں کہ میرے ہمراہ سفرج میں ایک حکیم صاحب سائن انبالہ تھے جو حاجی (امداد اللہ) صاحب کے مرید تھے اسی تعلق سے ان کو حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) کے ساتھ تعارف بلکہ غایت درجہ عقیدت تھی وہ فرمانے لگے، میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ مولانا (گنگوہی) کی زبان سے جو بات نکلتی ہے تقدیر الہیٰ کے مطابق ہے۔ (تذکرۃ الرشید، ج2 ،ص219-218) یہ خبر اگر صحیح ہے تو اس کی صحت کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو گنگوہی جملہ مقدرات پر مطلع تھے کہ زبان اس کے خلاف کھلتی ہی نہیں تھی یا پھر ان کے منہ میں زبان نہیں تھی بلکہ کن کی کنجی تھی جو بات منہ سے نکلی وہ کائنات کا مقدر بن گئی ان دونوں باتوں میں سے جو بات بھی اختیار کر لی جائے دیوبندی مذہب پر دین و دیانت کا ایک خون ضروری ہے۔

100﴾ دیوبندیوں کا تبرک

قاسم نانوتوی کی نانی صاحبہ کے متعلق لکھتے ہیں ''جس مریض کو تین سال مرض اسہال میں اس طرح گزریں کہ کروٹ بدلنا بھی دشوار ہو تو اس کے متعلق یہ خیال بے موقع نہ تھا کہ بستر کی بدبو دھوبی کے یہاں بھی نہ جائے گی، مگر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ غسل کیلئے چار پائی سے اتارنے پر پوتڑے (پاخانہ لگے ہوئے کپڑے) نکالے گئے جو نیچے رکھد یئے جاتے تھے تو ان میں بدبو کی جگہ خوشبو اور ایسی نرالی مہک پھوٹتی تھی کہ ایک دوسرے کو سنگھاتا اور ہر مرد عورت تعجب کرتا، چنانچہ بغیر دھلوائے ان کو تبرک بنا کر رکھ لیا گیا''۔ (تذکرۃ الخلیل ،ص97-96 ،تحریر: عاشق الہیٰ میرٹھی) حالانکہ دیوبندی علماء اور پیروں کے مرنے کے بعد ان کے چہرے نہیں دکھائے جاتے ابھی کچھ عرصہ پہلے مولوی خان محمد کندیاں والے جسے ختم نبوت کا سرخیل کہا جاتا ہے وفات پا گئے تو ان کا منہ بھی نہ دکھایا گیا، تفصیل کیلئے مفتی فیض احمد اویسی صاحب کی کتاب ''گستاخوں کا برُا انجام'' کا ضرور مطالعہ کریں۔

101﴾ قرآن میں لفظی تحریف (تبدیلی ردّو بدل)

''میں (انور شاہ) کہتا ہوں کہ لازم آتا ہے اوپر اس مذہب کے کہ ہو قرآن بھی تحریف شدہ کیونکہ بیشک معنوی نہیں ہے تھوڑی اس میں بھی اور جو بات ثابت ہے، میرے نزدیک یہ ہے کہ تحریف ہے اس میں لفظی بھی تاہم یہ جو ہے ارادے سے ہے ان کے (صحابہ کے) یا مغالطے (غلطی) سے ہے پس اللہ خوب جانتا ہے یہ بات''۔ (فیض الباری، ج3 ،ص398 ،تحریر: انور شاہ کاشمیری) اگر مولوی صاحب کی اس بات کو مان لیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ ہم نے اسے نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں اور یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، کا کیا بنے گا اور اگر قرآن میں لفظی تحریف مان لی جائے تو کس چیز پر ایمان لایا جائے گا؟، پھر قرآن اور دوسری کتابوں میں کیا فرق رہ گیا۔

102﴾ حضرت علیؓ نے سید احمد کو نھلایا اور سیدہ فاطمہؓ نے کپڑے پھنائے

''سید صاحب نے ایک روز خواب میں ولایت مآب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا، حضرت علیؓ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے غسل دیا اور اپنے ہاتھ مبارک سے سید صاحب کی خوب شست وشو (صفائی) کی جیسے ماں باپ اپنے بچہ کو نہلاتے وقت شست وشو (صفائی) کرتے ہیں، اور حضرت فاطمہؓ نے آپ کو عمدہ لباس پہنایا''۔ (صراط مستقیم (اردو) ،ص189 ،مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند (یوپی) ،تحریر: اسماعیل دہلوی) اس پر کیا تبصرہ لکھا جائے کہ سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کی شان میں کتنی بڑی گستاخی ہے کہ انہوں نے پچیس سالہ شاہ صاحب کو

غسل کے بعد کپڑے پہنائے ،شاید اسی لئے پٹھانوں نے اس بد بخت اسمٰعیل دہلوی کو واصل جہنم کر دیا۔

103﴿ دیوبندی بچیوں کیلئے تھانوی جی کا خاص تحفہ

''بہشتی زیور اشرف علی تھانوی نے صرف عورتوں کیلئے لکھی تھی لیکن اس میں ذیل طبی چٹکلے درج فرمائے''۔۔۔ ☆ ایک صورت یہ ہے عضو تناسل (مرد کے چھوٹے پیشاب کی جگہ) جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو جاوے۔ (بہشتی زیور، ج 11، ص 134، از اشرف علی تھانوی) ☆ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو۔ (بہشتی زیور، ج 11، ص 133، از اشرف علی تھانوی) ☆ دوسرے یہ کہ خواہش بدستور ہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس سے مجامعت پر پوری قدرت نہ ہو۔ (بہشتی زیور، ج 11، ص 136، از اشرف علی تھانوی) ☆ خصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا اس مرض سے چنک بھی ہو جاتی ہے۔ (بہشتی زیور، ج 11، ص 14، از اشرف علی تھانوی) نوٹ: دیوبندی مولوی جب عضو مخصوص کے مختلف تصورات وحالات کے اسباق اپنی دیوبندی نوجوان دوشیزاؤں کو پڑھاتے ہونگے تو پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے شاید۔۔۔ اور جب لڑکیاں اس کتاب کا مطالعہ کرتی ہوں گی تو خیال ہی خیال میں اپنے محبوب کے ان حصوں کا تصور کر کے کہاں پہنچ جاتی ہوں گی۔ یاد رہے کہ کتاب بہشتی زیور صرف لڑکیوں کیلئے لکھی ہے، چنانچہ اشرف علی تھانوی صاحب خود لکھتا ہے کہ مدت دراز سے اس خیال میں تھا کہ عورتوں کو اہتمام کر کے علم دین کو اردو ہی میں کیوں نہ ہو ضرور سکھلایا جائے (بہشتی زیور 3) آخر 1320ھ میں جس طرح بن پڑا خدا کا نام لے کر اس کو شروع کر دیا اور نام اس کی مناسبت مذاق نسوان کے بہشتی زیور رکھا گیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کے درس میں عام طور سے یہ کتاب داخل ہوگئی ہے ناظرین خصوصاً لڑکیاں دیکھ کر خوش ہوں اور مضامین کتاب ہذا میں ان کو زیادہ رغبت ہو۔ (بہشتی زیور ج ا) چنانچہ آج تقویۃ الایمان کے بعد بہشتی زیور کر ہر دیوبندی کے گھر میں ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے تجربہ کر لیں کہ دیوبندی ہو اور اس کے گھر میں یہ دو کتابیں نہ ہوں یہ نہیں ہو سکتا بلکہ ہر دیوبندی اپنی لڑکی کو جہیز میں بہشتی زیور جو کئی رنگوں میں چھاپا گیا ہے دینا لازم سمجھتا ہے۔

104﴿ زیارتِ شیخ زیارتِ نبی ﷺ

''جنہوں نے حضرت شیخ (امداد اللہ مہاجر مکیؒ) کو دیکھا گویا انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا اور جنہوں نے مولانا سے حدیث پڑھی انہوں نے گویا حضور ﷺ سے پڑھی''۔ (قصص الاکابر، ص 100، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، تحریر اشرف علی تھانوی) بلا تبصرہ

105﴿ تبلیغی جماعت کے کارکنوں کا مقام

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس صاحب تبلیغی جماعت کے کارکنوں کا انبیاء سے موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''اگر حق تعالیٰ کسی کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے''۔ (مکاتیب الیاس، ص 107، تحریر: مولوی الیاس)

106﴿ مولوی الیاس مثل انبیاء؟

''کنتم خیر امۃ کی تفسیر خواب میں القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء علیہ السلام لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو''۔ (الملفوظات الیاس، ص 51، تحریر مولوی الیاس)

107﴿ نبی کریم ﷺ پر الزام تراشی

''اور قبل الدخول (آپس میں ہمبستری سے پہلے) طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی، جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے بلا عدت نکاح کر لیا''۔ (بلغۃ الحیر ان، ص 267، تحریر: مولوی حسین علی) یہ رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات پر الزام تراشی کرتے ہوئے سنگین گستاخی کا مرتکب ہوا ہے، حالانکہ حدیث شریف میں ہے ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو''۔ (صحیح مسلم شریف) حدیث شریف کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی مولوی تو امام الانبیاء ﷺ پر بھی الزام تراشی سے باز نہیں آئے۔

108﴿ نبی کریم ﷺ سے کمال مشابہت

''آپ (سید احمد) کی ذات والا صفات ابتداء فطرت سے جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوت والتسلیمات کی کمال مشابہت پر پیدا کی گئی تھی''۔ (صراط مستقیم، ص 4، تحریر: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

109﴿ اپنے والد صاحب حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ سے بھی اعلیٰ

''حضرت امام حسنؓ کو سات سال کی عمر میں تیرہ حدیثیں یاد تھیں۔۔۔ حضرت امام حسینؓ کو چھ سال کی عمر میں آٹھ حدیثیں یاد تھیں۔۔۔ میرے والد صاحب کا جب دودھ چھڑایا گیا تو پاؤ پارہ حفظ ہو چکا تھا''۔ (فضائل اعمال، ص 211-209، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور، تحریر مولوی زکریا)

110﴿ تحریکِ پاکستان میں علماء دیوبند کا کردار

مولوی ظفر علی خاں دیوبندی تحریک پاکستان کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ''احرار شریعت کے امیر مولانا سیّد عطاء اللہ بخاری نے امروہی میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جو مسلم لیگ کو ووٹ دیں، وہ سؤر

ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں۔۔۔ پھر میرٹھ میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلسِ احرار اس قدر جوش میں آئے کہ دانت پیستے جاتے تھے، غصہ میں آکر ہونٹ چباتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ دس ہزار جینا (قائداعظم محمد علی جناح) اور شوکت اور ظفر جواہر لعل نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کیے جاسکتے ہیں"۔ (چمنستان، ص109، مطبوعہ الفیصل ناشران وتاجران اردو بازار لاہور، تحریر: مولوی ظفر علی خاں)

111﴾ نبوت کیلئے دیوبندیوں اور مرزائیوں میں خانہ جنگی

دیوبندیوں کے شیخ التفسیر مولوی احمد علی لاہوری رقمطراز ہیں "مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کرلی اور یہ نبوت اب مجھے وحی کی منفعتوں (فائدوں) سے نواز رہی ہے"۔ (تجلی دیوبند جنوری 1957) (ایضاً) کاش ہم حرماں نصیب قطب الاقطاب (مولوی احمد علی لاہوری) کی پیغمبرانہ صحبت سے مستفید ہوتے (فائدہ اٹھاتے)۔ (خدام الدین لاہور 20 اپریل 1962ء ص8) (ایضاً) رخ علامہ احمد علی کی ہر تجلی میں نبوت کے سراجِ علم کی تنویر دیکھی۔ (خدام الدین لاہور، 24 مئی 1962ء)

112﴾ گاندھی جی کی جئے

"جس وقت مولانا محمود الحسن کا موٹر چلا تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا، اس کے بعد گاندھی جی کی جئے، مولوی محمود الحسن کی جئے کے نعرے بلند ہوئے"۔ (الافاضات الیومیہ، اشرف علی تھانوی)

113﴾ دیوبندی دھرم میں ہندوؤں والے نام رکھنا جائز ہے

"مولوی عطاء اللہ بخاری نے دیناج پور جیل میں اپنا نام پنڈت کرپارام برھمچاری ظاہر کیا اور اس نام سے اپنے احباب کو خط لکھے"۔ (عطاء اللہ شاہ بخاری، ص37)

114﴾ "سنو میں (احمد علی لاہوری) کہتا ہوں کہ اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ گنگا رام رکھواؤ، نماز پنجگانہ ادا کرو، زکوۃ پائی پائی گن کر دو، حج فرض ہے تو کر کے آؤ اور پورے رمضان کے تیسوں روزے رکھو تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تم پکے مسلمان ہو"۔ (خدام الدین، 22 فروری 1964ء)

115﴾ نبی ﷺ کی نسبت سے نام رکھنا شرک

"عبدالنبی، عبدالرسول، علی بخش، حسین بخش نام رکھنا شرک ہے"۔ (بہشتی زیور، ص45 از اشرف علی تھانوی)

116﴾ عوام کا اعتقاد یا گدھے کا عضو مخصوص

"عوام کے اعتقاد کیلئے کمالات کے اظہار پر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب اس اعتقاد کی ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے ہے تو فحش مگر ہے بالکل چسپاں، فرمایا کرتے تھے کہ عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدھے کا عضوِ مخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتا ہی نہیں واقعی عجیب مثال ہے"۔ (ملفوظاتِ حکیم الامت، ج3، ص255، اشرف علی تھانوی)

117﴾ کالج میں میلاد النبی واجب اور باقی جگہ بدعت

"مولود شریف (یعنی میلاد النبی) اور جگہ تو بدعت ہے مگر کالج میں جائز بلکہ واجب ہے کیونکہ اس بہانہ سے وہ کبھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر شریف اور آپ ﷺ کے فضائل ومعجزات سن لیتے ہیں تو اچھا ہے اسی طرح حضور ﷺ کی عزمت ومحبت ان کے دلوں میں قائم رہے"۔ (ملفوظاتِ حکیم الامت، ج21، ص326، اشرف علی تھانوی)

118﴾ اور جب استنجاء کے ڈھیلے سونا بن گئے

"فرمایا کہ شاہ عبدالرزاق صاحب جھنجھانوی کے صاحبزادے کو کیمیاء کا شوق تھا ایک مرتبہ شاہ صاحب استنجاء فرمارہے تھے اور یہ صاحبزادے کچھ دوائیاں کیمیاء کی لئے ہوئے کھڑے تھے بعد فراغ ڈھیلا پتھر پر مارا پتھر سونا ہوگیا ایک سونار اس میں سے کچھ کاٹ کر لے گیا پھر شاہ صاحب نے فرمایا کہ بھائی اگر کوئی اس کو اٹھا کر لے گیا تو نمازیوں کو تکلیف ہوگی پھر دعا کی وہ پتھر ہوگیا"۔ (ملفوظاتِ حکیم الامت، ج18، ص136، اشرف علی تھانوی)

119﴾ عورت کی فرج (چھوٹے پیشاب والی جگہ) میٹھی تھی نہ کڑوی

"ایک سلسلۂ گفتگو میں مولانا تھانوی صاحب نے فرمایا۔ مکتب کے لڑکوں نے حافظ جی کو نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ جی نکاح کرلو بڑا مزا ہے، حافظ جی نے کوشش کر کے نکاح کیا اور رات بھر روٹی (فرج کے ساتھ) لگا لگا کر کھائی مزا کیا خاک آتا، صبح کو لڑکوں پر خفا ہوتے ہوئے آئے کہ سسرے کہتے تھے کہ بڑا مزا ہے بڑا مزا ہے ہم نے روٹی لگا کر کھائی ہمیں تو نہ نمکین معلوم ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی، لڑکوں نے کہا کہ حافظ جی مارا کرتے ہیں آئی شب حافظ جی نے بیچاری کو خوب زدوکوب کیا دے جوتا دے جوتا، تمام محلّہ جاگ اٹھا اور جمع ہوگیا اور حافظ جی کو برا بھلا کہا، پھر صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ سسروں نے دق کردیا رات ہم نے مارا بھی کچھ بھی مزا نہ آیا اور رسوائی بھی ہوئی، تب لڑکوں نے کھول کر حقیقت بیان کی کہ مارنے سے یہ مراد ہے اب جو شب آئی تب حافظ جی کو حقیقت منکشف ہوئی، صبح کو جو آئے تو مونچھ کا ایک ایک بال کھل رہا تھا اور خوشی میں بھر ہوئے تھے"۔ (ملفوظاتِ حکیم الامت، ج6، ص121)

120۔ ہندو گیارھویں دے تو سنت اور مسلمان دے تو گناہ

’’اشرف علی تھانوی صاحب نے فرمایا کانپور میں ایک ہندو گیارہویں دیتا تھا مجھ سے ایک آدمی نے پوچھا میں نے کہا اس کیلئے جائز ہے اس کی گیارہویں پر فاتحہ دلایا کرو، مسلمان کیلئے تو گناہ ہے اور اس کے لئے تو سنت ہے، ایک شخص کی ایک بات بڑی پسند آئی اس نے کہا مولود شریف (میلاد النبی) دیوبند اور تھانہ بھون میں بدعت ہے اور علی گڑھ کالج میں عبادت ہے‘‘۔ (ملفوظاتِ حکیم الامت، ج15، ص42، از اشرف علی تھانوی)

121۔ قرآن پر پیشاب اچھا خواب ہے‘اللہ تجھے بیٹا دے گا

’’ایک شخص مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے پاس روتے ہوئے آئے حضرت نے فرمایا کیا بات ہے اس نے کہا میں نے ایسا خواب دیکھا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے، حضرت نے فرمایا کہ بیان تو کرو ان صاحب نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں، حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے، تمہارے لڑکا پیدا ہوگا اور حافظ ہوگا‘‘۔ (ملفوظاتِ حکیم الامت، ج15، ص182، از اشرف علی تھانوی)

122۔ سفید جھوٹ

اکابر کی حق پرستی کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں ’’فرمایا حضرت مولانا گنگوہی نے ایک بار مولوی یحییٰ صاحب سے فرمایا کہ بریلی سے جو رسائل آئے ہیں وہ مجھ کو سنانا تا کہ جو بات ہمارے اندر غلطی کی ہے اس سے ہم رجوع کرلیں، انہوں نے کہا کہ ان میں گالیوں کے سوا اور کیا ہے اس سے اندازہ ہوسکتا ہے ہمارے حق پرستی کا کہ اپنے دشمن کے صحیح قول کو قبول کرنے کو تیار ہیں‘‘۔ (ملفوظاتِ حکیم الامت، ج14، ص146، اشرف علی تھانوی) تبصرہ: جب سے دیوبندیوں نے یہ گستاخانہ کتابیں لکھیں ہیں علماء اہلسنت ان کے واہیات عقائد کو بیان کر کے انہیں سمجھا رہے ہیں لیکن انہوں نے کسی ایک عقیدہ سے بھی رجوع (توبہ) نہیں کیا بلکہ اپنے علماء کے غلط عقائد کے تحفظ میں صفحوں کے صفحے کالے کردیئے اور اعلیٰ حضرت کو وہابیوں دیوبندیوں کے غلط عقائد کی نشاندہی پر الشہاب الثاقب میں مولوی حسین احمد مدنی نے 600 سے زائد گالیاں دے کر گالیوں کا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً وہابیوں کی اس وبا سے

ضروری اعلان: انشاءاللہ آئندہ قسط میں ’’دیوبندیوں کی پاکستان اور اسلام دشمنی، ہندو نوازی نیز انگریز کا ایجنٹ‘‘ ہونے کے حوالہ جات دیئے جائیں گے

منافقوں کی چند نشانیاں:

☆ حضور نبی اکرم ﷺ مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یارسول اللہ عدل کیجئے! حضور ﷺ نے فرمایا تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کریگا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف)

☆ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف وافتراق کا واقع ہونا لازم ہوچکا ہے پس اس سلسلے میں ایک گروہ نکلے گا جس کی باتیں بظاہر دل فریب اور خوش نما ہوں گی لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (جیسے شکار کے لئے پھینکا گیا تیر شکار کو لگے بغیر دور جا گرتا ہے) پھر دین کی طرف واپسی انہیں نصیب نہ ہوگی یہاں تک کہ تیر اپنے کمان کی طرف لوٹ آئے، وہ اپنی طبیعت اور شرست کے لحاظ سے بدترین مخلوق ہوں گے، وہ لوگوں کو قرآن اور دین کی طرف بلائیں گے حالانکہ دین سے ان کا کچھ بھی تعلق نہ ہوگا، جو انہیں قتل کرے گا وہ اللہ کا مقرب ترین بندہ ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کی ان کی خاص نشانی کیا ہے؟، ارشاد ہوا سر منڈوانا۔ (مشکوۃ شریف راوی حضرت ابوسعید خدریؓ وحضرت انسؓ) ☆ اسی مضمون کی ایک حدیث بخاری شریف میں حضرت علیؓ سے مروی ہے جس میں نبی پاک ﷺ کا یہ فرمان شامل ہے کہ اخیر زمانہ میں نوعمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی باتیں وہ بظاہر اچھی کریں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ (بخاری شریف) ☆ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اخیر زمانے میں کیڑے مکوڑوں کی طرح ہر طرف ملانے پھوٹ پڑیں گے تم میں سے جو شخص وہ زمانہ پائے تو اسے چاہئے کہ ان سے خدا کی پناہ مانگے۔ ☆ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی چڑھتی جوانی والے، عقل سے کوتاہ، زبانوں سے قرآن پڑھیں گے گلے سے نیچے نہ اترے گا قال قال رسول اللہ کی رٹ لگائیں گے دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسا کہ تیر شکار سے۔ (کنز العمال) ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں کو اللہ کی تمام مخلوق سے بہت بری نگاہ سے دیکھتے تھے اور فرمایا کہ بیشک یہ لوگ ایسی آیتوں کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئی ہیں اہل ایمان پر چسپاں کریں گے۔ (بخاری شریف)

علامہ فیض احمد اویسی فرماتے ہیں کہ گستاخ رسول از روئے شریعت ولد الزنا یا ولد الحرام ہوتا ہے، تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ والد الزنا وہ ہے جو اپنے باپ کے نطفے سے نہ ہو اور ولد الحرام وہ ہے جو ہو تو اپنے باپ کے نطفے سے لیکن اس کی پیدائش کا حمل اس وقت ٹھہرا ہو جب اس کے باپ نے ناپاکی کی حالت میں جماع کیا ہو۔

احادیث مبارکہ سے گستاخانِ رسول ﷺ کی علامات کا خلاصہ:

☆ نبی پاک ﷺ کے علم غیب پر خصوصاً اعتراض کرنا۔ ☆ انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کرام علیہم الرحمہ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنا۔ ☆ ظاہراً متقی اور پرہیزگار خداترس اور شریعت پر عمل کرنے والے لیکن اندر سے منافق اور چال باز۔ ☆ بہترین قراءت اور قرآن پڑھنے والے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا جیسے قرآن پاک میں نبی پاک ﷺ کی شان بیان کرنے والی آیات انہیں نظر نہیں آتیں۔ ☆ روزے اور نمازیں لمبی تاکہ دوسرے لوگ ان کے سامنے اپنی نمازوں کو حقیر سمجھیں۔ ☆ بڑی بڑی شخصیتوں کو دینی معاملات میں گستاخانہ انداز میں ٹوکنا۔ ☆ ماتھا ابھرا ہوا اور اس پر سیاہ رنگ کے داغ۔ ☆ رخسار دونوں طرف سے پھولے ہوئے آنکھیں اندر دھنسیں ہوئیں سر کے بال منڈے ہوئے تاکہ ان کے سر دوسرے مسلمانوں سے نمایاں ہو جائیں۔ ☆ تہبند یا شلوار موٹی پنڈلی تک اٹھائی ہوئی تاکہ عوام یہ خیال کریں کہ یہی لوگ نبی پاک ﷺ کے سچے پیروکار ہیں۔ ☆ مونچھیں چٹ صفا۔ ☆ بتوں اور مشرکوں پر اترنے والی آیات انبیاء، اولیاء اور مومنوں پر چسپاں کریں گے۔ ☆ ان کی پارٹی میں اکثر اٹھتی جوانی والے چھوکرے ہوں گے۔ ☆ پرلے درجے کے غبی (ضدی اور ہٹ دھرم) ہوں گے۔ ☆ جھگڑالو یعنی شرارت اور فساد کرنے والے مذہبی جھگڑے اور شرارتیں ان سے بہت زیادہ ہوں گی۔ ☆ ظاہراً دین کا درد رکھنے والے بلکہ جان دینے کو تیار ہوں گے۔ ☆ وہ اس مرض میں مبتلا ہوں گے کہ ہمارے جیسا اور کوئی نہیں اس لئے کسی اور کی بات نہ سنی جائے۔ ☆ بات بات پر حدیث پڑھیں گے اور ہر چھوٹے بڑے مسئلے پر حدیث کا مطالبہ کریں گے۔ ☆ قرآن کا ذرا احترام نہ کریں گے، آیات قرآنی کی اپنے مقصد اور خواہش کے مطابق تشریح و تاویل کریں گے۔ ☆ بظاہر میٹھی میٹھی باتیں کریں گے، اخلاق کے مجسمے نظر آئیں گے اور اندر سے مسلمانوں کے خلاف بغض اور کینہ سے بھرے ہوں گے۔ ☆ بتوں کے پجاریوں کے حامی اور مسلمانوں کے دشمن ہوں گے۔ نوٹ: آپ اپنے اردگرد نظر دوڑا کر دیکھیں کہ یہ ساری علامات کن لوگوں میں ہیں؟، کیا یہ ساری علامتیں انہیں لوگوں میں موجود نہیں جن کے عقائد اوپر بیان کئے گئے ہیں؟۔ (''نشانی''، تحریر: مفتی فیض احمد اویسی)

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کیلئے ہے''۔ (پارہ 5، رکوع 17) (ذرا عقیدہ نمبر 112,113,114 پھر سے پڑھ کر دیکھئے دیوبندیوں وہابیوں کے دوست کون ہیں۔)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1۔ جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی (سختی) سے پیش آؤ، اس لئے کہ خدا تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ (ابن عساکر)

2۔ خدا تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز نہ زکوۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد اور نہ کوئی نفل نہ فرض، بدمذہب دین اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ (ابن ماجہ) 3۔ بدمذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں۔ (دار قطنی) 4۔ جس نے کسی بدمذہب کی عزت کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔ (مشکوۃ شریف)

5۔ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رب غضب فرماتا ہے اور عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے۔ (بیہقی شریف) 6۔ ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (بخاری شریف) 7۔ بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ (مسلم شریف)

مزید معلومات کیلئے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں

: ☆ زلزلہ (علامہ ارشد القادری) ☆ علماء دیوبند کی کرامات یا؟ (مولانا محمد ریاض ہاشمی) ☆ دیوبندیوں سے لاجواب سوالات (محمد نعیم اللہ خاں قادری)

☆ دیوبندی بریلوی فرق، وہابی دیوبندی کی نشانی، جن اور وہابی، آئینہ دیوبند، تبلیغی جماعت کے کارنامے، بلی کے خواب میں چھچھڑے و دیگر کتب مفتی فیض احمد اویسی، مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بھاولپور۔

☆ مخالفین پاکستان، عقائد وہابیہ، وہابی مذہب، الوہابیت، وہابیت اور مرزائیت و دیگر کتب مولانا ضیاء اللہ قادری، مطبوعہ قادری کتب خانہ تحصیل بازار 90 سیٹھی پلازہ سیالکوٹ۔

اے اللہ! میں بحیثیت مسلمان ایسے عقائد رکھنے والوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ ایسے کسی بھی شخص کے ساتھ تعلقات نہ رکھوں گا، یا اللہ مجھے اسلام پر زندہ رکھنا اور ایمان پر موت دینا آمین۔